عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۵ | ۱۷تا۲۳/ربیع الاول ۱۴۲۷ھ مطابق ۱۶تا۲۲/اپریل ۲۰۰۶ء | شمارہ: ۱۵

اُمتِ مسلمہ کے لئے فکر

دردمندانہ معروضات

اسلام کی جیت

وفاتِ مسیح سے متعلق قادیانی دجل

فرقہ واریت کون پیدا کرتا ہے؟

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

شرک کسے کہتے ہیں؟

س:...... شرک کس کو کہتے ہیں؟

ج:...... خدا تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک کرنا شرک کہلاتا ہے۔ اس کی قسمیں بہت سی ہیں، مختصر یہ کہ جو معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونا چاہئے تھا، وہ کسی مخلوق کے ساتھ کرنا شرک ہے۔

شرک کی حقیقت کیا ہے؟

س:...... شرک ایک ایسا گناہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں فرمائیں گے۔ البتہ وہ شخص مرنے سے پہلے توبہ کرلے تو یہ گناہ معاف ہوسکتا ہے، اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نادانستہ طور پر شرک میں مبتلا ہوجاتا ہے اور اسی حالت میں مرجاتا ہے، تو اس کا یہ گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے؟ یا کبھی بخشش نہ ہوگی؟

ج:...... شرک کے معنی ہیں: حق تعالیٰ کی الوہیت میں یا اس کی صفاتِ خاصہ میں کسی دوسرے کو شریک کرنا، اور یہ جرم بغیر توبہ کے ناقابلِ معافی ہے۔ نادانستہ طور پر شرک میں مبتلا ہونے کی بات سمجھ میں نہیں آئی، اس کی تشریح فرمائی جائے۔

امورِ غیر عادیہ اور شرک:

س:...... کیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء، اولیاء اور فرشتوں کو اختیارات اور قدرتیں بخشی ہیں؟ جیسے انبیاء کرام نے مردوں کو زندہ کیا، اس کے علاوہ کوئی فرشتہ ہوائیں چلاتا ہے، کوئی پانی برساتا ہے وغیرہ مگر "درسِ توحید" کتاب میں ہے کہ بھلائی برائی، نفع نقصان کا اختیار اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں، خواہ نبی ہو یا ولی، اللہ کے سوا کسی اور میں نفع و نقصان کی قدرت جاننا، ماننا شرک ہے؟

ج:...... جو امور اسبابِ عادیہ سے تعلق رکھتے ہیں، مثلاً کسی بھوکے کا کسی سے روٹی مانگنا، یہ تو شرک نہیں، باقی انبیاء و اولیاء کے ہاتھ پر جو خلافِ عادت واقعات ظاہر ہوتے ہیں وہ معجزہ اور کرامت کہلاتے ہیں، اس میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہوتا ہے، مثلاً: عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا، یہ ان کی قدرت سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہوتا تھا، یہ بھی شرک نہیں، یہی حال ان فرشتوں کا ہے جو مختلف کاموں پر مامور ہیں، امورِ غیر عادیہ میں کسی نبی اور ولی کا متصرف ماننا شرک ہے۔

کافر اور مشرک کے درمیان فرق:

س:...... کافر اور مشرک کے درمیان کیا فرق ہے؟ اور یہ کہ کافر اور مشرک کے ساتھ دوستی رکھنا، طعام کھانا اور سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟ نیز یہ کہ اگر سلام کا جواب دینا جائز ہے تو کس طرح جواب دیا جائے؟

ج:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین میں سے کسی بات سے جو انکار کرے وہ "کافر" کہلاتا ہے، اور جو شخص خدا تعالیٰ کی ذات میں، صفات میں، یا اس کے کاموں میں کسی دوسرے کو شریک سمجھے وہ "مشرک" کہلاتا ہے۔ کافروں کے ساتھ دوستی رکھنا منع ہے، مگر بوقتِ ضرورت ان کے ساتھ کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کافروں نے کھانا کھایا ہے، کافر کو خود تو سلام نہ کیا جائے، اگر وہ سلام کہے تو جواب میں صرف "وعلیکم" کہا جائے۔

شرک و بدعت کسے کہتے ہیں؟

س:...... شرک و بدعت کی تعریف کیا ہے؟ مثالوں سے وضاحت کریں؟

ج:...... خدا تعالیٰ کی ذات و صفات اور تصرف و اختیار میں کسی اور کو شریک سمجھنا شرک کہلاتا ہے، اور جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ و تابعینؒ نے نہیں کیا، بلکہ دین کے نام پر بعد میں ایجاد ہوا، اسے عبادت سمجھ کر کرنا بدعت کہلاتا ہے۔ اس اصول کی روشنی میں مثالیں آپ خود بھی متعین فرماسکتے ہیں۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد:۲۵ شمارہ:۱۵ ۱۷تا۲۳/ربیع الاول۱۴۲۷ھ مطابق۱۶تا۲۲/اپریل۲۰۰۶ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خان

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اکرم طوفانی
مدیر: مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت

- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- علامہ احمد میاں حمادی
- صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
- صاحبزادہ طارق محمود
- مولانا بشیر احمد
- مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
- مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان
قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۱۶۰ امریکی ڈالر
زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

اس شمارے میں

اسلام کی جیت	اداریہ	۴
مسلمان سربراہان ناموس رسالت کا سودا نہ کریں	شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق مدظلہ	۹
وفات مسیح سے متعلق قادیانی دجل	مولانا قاضی احسان احمد	۱۱
شہید ناموس رسالت غازی علم الدین	صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی	۱۶
امت مسلمہ کے ہر فرد سے دردمندانہ معروضات	ایک مسلمان	۱۸
فرقہ واریت کو پیدا کرتا ہے؟	ڈاکٹر دین محمد فریدی	۲۰
نبی رحمت ﷺ رحمت الٰہی کا تحفہ	مولانا محمد اعجاز	۲۲
عالمی خبروں پر ایک نظر	ادارہ	۲۵

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

اسلام کی جیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

بی بی سی اردو ڈاٹ کام پر بی بی سی نے ''بلاگنگ'' کے نام سے ایک نیا پروگرام شروع کیا ہے' جس پر اس نے اہل قلم کو لکھنے کی دعوت دی' اور اس کی ابتدا میں لکھا کہ:

''بی بی سی اردو ڈاٹ کام پر بلاگنگ کی نئی شروعات کے تحت ہم نے اپنے چند لکھنے والوں کو اس صفحہ پر لکھنے کی دعوت دی ہے۔ ان بلاگوں میں لکھنے والوں کی ذاتی آراء اور تجزیے شامل ہوتے ہیں' جن کا بی بی سی کی پالیسی سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ مکمل طور پر انفرادی خیالات اور ذاتی رائے کے اظہار کی جگہ ہے۔ اس صفحہ پر ہمارے قارئین بھی اپنا بلاگنگ شروع کر سکتے ہیں۔''

گویا اس نوٹ کے بعد بی بی سی نے اپنے آپ کو ان تحریروں کی ذمہ داری سے نہایت صفائی سے بچالیا' چاہے اس سے کسی فرد' افراد' ادارہ' قوم' برادری' مسلک' نظریہ' دین' مذہب اور ملت کی توہین' تضحیک اور تنقیص ہی کیوں نہ ہوتی ہو۔

چنانچہ بی بی سی نے سب سے پہلے کیلیفورنیا' امریکا کے ایک قلم کار جناب حسن مجتبیٰ صاحب کو دعوت دی' جنہوں نے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے دارالافتاء کی جانب سے نئے مسلمان ہونے والے افراد کے لئے جاری ہونے والی ''سند اسلام'' کے عکس کے ساتھ لکھا:

''اوشا' ریما اور رینا کے نام:

اگر آپ اسلامی جمہوریہ پاکستان یا سرزمین پاک کی مذہبی اقلیت سے تعلق رکھنے والے شہری ہیں' تو آپ کی جوان ہوتی ہوئی بچیوں کی زندگی کا فیصلہ ان کے ہاتھ میں نہیں' بلکہ مولوی اور مدرسے کے ہاتھ میں ہے۔ کراچی کی پنجاب کالونی کی گلی نمبر ایک میں رہنے والے ہندو شہری سانو امرا اور اس کی بیوی چمپا کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ تین جوان لڑکیوں کے والدین سانو اور چمپا جب کام سے گھر واپس آئے تو دیکھا کہ ان کی تینوں بیٹیاں اوشا' ریما اور رینا گھر سے غائب تھیں۔ ایک سو پچیس مسلمان خاندانوں کے گھر کے درمیان واحد ہندوؤں کے گھر کے مکین چمپا اور سانو کو کچھ دنوں بعد ڈاک سے ایک لفافہ ملا' جس میں ان بچیوں کے تین حلف نامے تھے' جن میں کہا گیا تھا کہ وہ اپنی مرضی سے تبدیلیٔ مذہب کرکے ہندو سے مسلمان ہو چکی ہیں۔ اب کے نام ندا' افشاں اور انعم ہیں۔ ان بچیوں کے ایسے حلف ناموں کے ساتھ' سانو امرا کو اسی ڈاک میں اسلام نامہ کے نام سے ایک دستاویز بھی ملی' جو بنوری ٹاؤن کے مدرسے سے جاری کی گئی تھی۔ اس اسلام نامے میں لڑکیوں کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ وہ بلا کسی جبر کے' ارکان اسلام کی تعلیم کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہو چکی ہیں۔ ان دائرہ اسلام میں داخل ہونے والی بچیوں سے جب ان کے ماں باپ ایک مدرسے کے ہوسٹل میں ملنے گئے تو وہ سر سے پاؤں کی ایڑی تک برقعے میں تھیں اور انہوں نے ماں باپ کو بتایا کہ انہوں نے ٹی وی چینلوں پر اسلامی پروگرام دیکھ کر اسلام قبول کیا ہے۔

اب یہ جنت مدرسے کے مولویوں نے جیتی کہ پاکستان میں پرائیویٹ چینل والوں نے؟ لیکن کراچی سے لے کر سندھ کے آخری اسٹیشن ریتی تک' ہندو لڑکیوں اور عورتوں کو غیر رضا کارانہ یا رضا کارانہ طور پر مسلمان بنانے کی مہمات زوروں پر ہیں' ریتی میں تیرہ سالہ ہندو بچی کوشیلیا کو بھی مسلمان بنایا گیا ہے' تو جیکب آباد کی سونیا کو فاطمہ' اور سپنا کو مہک!

مشرف کے پاکستان میں کہیں مرکز مضبوط ہو رہا ہے تو کہیں اسلام عام۔ لیکن جب ایک ہندو مرد مسلمان ہو کر شیخ عبداللہ کہلایا اور اس نے ایک مسلمان بیوہ سے شادی کی' تو اس بیوہ کو اس کے رشتہ داروں نے غیرت کے نام پر قتل کر دیا' اب یہ عبداللہ نہ ہندو ہے اور نہ مسلمان!'' (حسن مجتبیٰ' سان ڈیاگو' کیلیفورنیا' وقتِ ارسال 11:18)

اسی ویب سائٹ پر حسن مجتبیٰ صاحب کے مضمون پر مختلف ممالک کے مختلف شہروں سے مختلف افراد کی تائید و تنقید پر مشتمل متعدد تبصرے بھی شائع ہوئے ہیں۔

میرے ایک بہت ہی محترم بزرگ کے عزیز صاحبزادے جناب مولوی محمد یوسف صاحب نے بی بی سی کے ان ویب صفحات کو پڑھا' تو اپنے کمپیوٹر سے اس کا پرنٹ نکال کر مجھ سے فرمائش کی کہ میں بھی اس پر اپنی رائے کا اظہار کروں' تاکہ وہ اسے بھی اس کالم میں جگہ دلا سکیں' اسی غرض سے جناب حسن مجتبیٰ صاحب سے براہ راست اور اس ویب صفحہ کے قارئین سے بالواسطہ ہم کلام ہونے کی غرض سے چند سطور پیش ہیں۔

سب سے پہلے بی بی سی کی خدمت میں عرض ہے کہ ان کا یہ کہنا محل نظر ہے کہ:

''ان بلاگوں پر لکھنے والوں کی ذاتی آرا اور تجزیے شامل ہوتے ہیں' جن کا بی بی سی کی پالیسی سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔''

اس لئے کہ تنقید و تضحیک کی یہ بحث ہی اس کی غماض ہے کہ اس بحث کا محرک اس میں فریق ہے' پھر ''براہ راست'' کا لفظ خود اس کی چغلی کھاتا ہے کہ اس میں بی بی سی کی دل چسپی ضرور شامل ہے' رہی یہ بات کہ ہم نے تو صرف ''شیرہ لگایا ہے'' اس کے نتیجے میں کتے' بلی کی لڑائی' ان کے مالکان کے قتل عام اور ہلاکت سے ہمارا کوئی تعلق نہیں' خالص شیطانی استدلال ہے۔ بہر حال ہم ان کی وضاحت پر اعتماد کرتے ہوئے جناب حسن مجتبیٰ صاحب کی خدمت میں عرض پرداز ہیں کہ:

۱:...... آزادیٔ مذہب و فکر اور آزادیٔ اظہار رائے کے دعویداروں کو ایسے کالم لکھتے ہوئے نامعلوم گھن کیوں نہیں آتی؟ اس لئے کہ اگر کوئی بدباطن' اسلام' پیغمبر اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف دریدہ دہنی کرے' یا توہین آمیز کارٹون شائع کرے' تو آزادیٔ مذہب کے علم برداروں کو اس پر غیرت نہیں آتی اور نہ ہی ان کو اس پر کالم لکھنے کی توفیق ہوتی ہے۔ اسی طرح ان کو اگر بین الاقوامی لابیوں کے بنگلہ دیش اور افغانستان میں این جی اوز کے نام پر مسلمانوں کے عیسائی بنانے' گرجے تعمیر کرنے' مسلم بستیوں میں مسجدیں بنانے اور ان میں اذان پر پابندی پہ کوئی اعتراض نہیں' تو پاکستان کی ایک بستی میں اپنی مرضی سے مسلمان ہونے والی لڑکیوں کے عمل پر کیوں اعتراض ہے؟

۲:...... حسن مجتبیٰ صاحب! یہ تو آپ نے بھی لکھا ہے کہ ان لڑکیوں نے ڈاک کے ذریعہ خط میں اپنے برضا و رغبت مسلمان ہونے کا اقرار کیا اور بتلایا کہ: ٹی وی پر اسلامی پروگرام دیکھ کر انہوں نے اسلام قبول کیا' پھر والدین سے ملاقات کے وقت بھی انہوں نے اپنے اس بیان کی تصدیق کی' آپ ہی بتلایئے کہ اس میں اسلام اور مسلمانوں کا کیا قصور ہے؟

یہ امر بھی غور طلب ہے کہ بالفرض خدانخواستہ اگر کوئی مسلمان' عیسائی این جی اوز کی رفاہی خدمات یا ان کی چمک دمک سے متاثر ہو کر اپنی آخرت برباد کرتا ہے تو کیا آپ نے اس پر بھی کوئی کالم لکھا ہے؟ کبھی آپ نے عیسائی جارحیت اور مظالم پر بھی صدائے احتجاج بلند کی ہے؟ کبھی امریکا کی اسلام دشمن سرگرمیوں اور مسلم کش پالیسیوں پر بھی آپ نے کالم لکھا ہے؟ اگر نہیں' تو کیا سمجھا جائے کہ آپ اپنی قلم کاری کا وزن کس پلڑے میں ڈالنا چاہتے ہیں؟

۳:...... اسلام کا واضح اصول اور شفاف دستور ہے کہ: اسلام بزور قوت کسی کو مسلمان بنانے کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا‘ بلکہ اسلام نے اعلان کیا ہے کہ: ”لا اکراہ فی الدین “(البقرۃ:۲۵۸) دین ومذہب کی تبدیلی میں کوئی جبروا کراہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی اقتدار میں کسی کافر کو زبردستی تبدیلیٔ مذہب پر مجبور نہیں کیا گیا۔ چنانچہ اسلام کا کوئی بدترین دشمن بھی ایسی کوئی ایک مثال پیش نہیں کرسکتا۔

پھر یہ امر بھی لائق توجہ ہے کہ اگر اسلام میں کسی غیر مسلم شہری کو اسلامی قلمرو میں بحیثیت غیر مسلم رہنے کا حق نہ ہوتا اور اُسے ہر حال میں جبراً مسلمان بنانا ضروری ہوتا‘ تو جزیہ کا وجود ہی نہ ہوتا‘ جبکہ اسلامی آئین ودستور میں دوطرح کے ٹیکس ہیں: ایک جزیہ اور دوسرا زکوٰۃ‘ زکوٰۃ مسلمانوں پر اور جزیہ غیر مسلم شہریوں کے لئے‘ اسی طرح اسلامی مملکت کے غیر مسلم شہریوں کے لئے ”ذمی“ کی بھی ایک مستقل اصطلاح ہے۔

چنانچہ مسلمانوں کو بطورِ خاص اس کی ہدایت ہے کہ: کسی علاقہ کے فتنہ پرور کفار سے جہاد کے وقت عین میدانِ کارزار میں بھی پہلے اُنہیں اسلام کی دعوت دی جائے‘ مان جائیں تو فبہا‘ ورنہ دوسرے نمبر پر اُن کو کہا جائے کہ: بے شک تم اپنے مذہب پر رہو‘ مگر اسلامی مملکت کے پرامن شہری بن کر رہو اور اسلامی حکومت کو جزیہ اور ٹیکس دیا کرو‘ چنانچہ اگر وہ اس کے لئے راضی ہوجائیں‘ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی جان‘ مال اور عزت کی ذمہ داری مسلمانوں پر فرض ہے‘ جزیہ دینے کے باوجود بھی اگر کسی مسلمان نے ان کے ساتھ زیادتی کی‘ تو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: میں کل قیامت کے دن اس غیر مسلم ذمی کی طرف سے بارگاہ الٰہی میں زیادتی کرنے والے مسلمان کے خلاف استغاثہ دائر کروں گا‘ اور غیر مسلم کے وکیل صفائی کا کردار ادا کروں گا۔

کیا اب بھی کسی غیر مسلم کے برضا ورغبت قبولِ اسلام پر کوئی اعتراض ہونا چاہئے؟ اگر نہیں‘ تو آنجناب کا اسلام‘ مسلمانوں اور پاکستان کو موردالزام ٹھہرانا حق وانصاف اور امانت ودیانت کو خون کرنے کے مترادف نہیں؟

۴:...... کیا سابقہ مشہور پاپ سنگر یوسف اسلام کا قبول اسلام بھی پاکستانیوں کا قصور ہے؟ ۱۱/ستمبر کے واقعہ کے نتیجے میں ہزاروں عیسائیوں کا قبولِ اسلام بھی مسلمانوں کی زیادتیوں اوران کے جبروا کراہ کا شاخسانہ ہے؟

۵:...... اسی طرح آج سے چودہ صدیاں پیشتر سرزمینِ عرب اور کفر وشرک کے معاشرہ میں نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی برکت سے لاکھوں یہودی‘ عیسائی اور مشرکین کا اسلام قبول کرنا بھی مسلمانوں کے جبروا کراہ کا نتیجہ تھا یا اسلام کی حقانیت کا ثمرہ؟

۶:...... اس سے تھوڑا سا آگے بڑھئے! کیا حضرت ابراہیم‘ حضرت یعقوب‘ حضرت اسحٰق‘ حضرت اسمٰعیل‘ حضرت موسیٰ‘ حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی دعوت پر لبیک کہنے والوں کو بھی پاکستانی معاشرہ نے مجبور کیا تھا؟ اس کو کیا نام دیجئے گا؟

۷:...... میرے محترم جناب حسن مجتبیٰ صاحب! مسلمان‘ اپنی بدعملیوں اور اخلاقی کوتاہیوں کے باعث خواہ کتنا ہی پستی میں کیوں نہ چلے جائیں‘ لیکن جو شخص تعصب کی عینک اتار کر آج بھی اسلام اور اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرے گا‘ اُسے اسلام قبول کئے بغیر چارہ نہیں ہوگا۔ ووِنی ریڈلی ایسی لکھی پڑھی روشن دماغ عیسائی خاتون کا قبولِ اسلام اس کی واضح مثال ہے۔

۸:...... آپ کا یہ فرمان بھی محض سخن سازی ہے کہ: ”یہ جنت مدرسے کے مولویوں نے جیتی کہ پاکستان میں پرائیویٹ چینل والوں نے؟“ کیونکہ اس میں نہ مولوی کا کوئی کمال ہے اور نہ ٹی وی چینل کا کارنامہ‘ بلکہ یہ اسلام کی لازوال سنہری تعلیمات کی برکت اور ہندو معاشرہ کے جبر وتشدد اور تاریکی کی نحوست ہے‘ جس کی بدولت صرف یہی چند خواتین ہی نہیں‘ بلکہ ہزاروں غیر مسلم‘ اسلام کے گھنے سائے میں عافیت تلاش کرنے کے لئے مجبور ہیں۔

بلاشبہ اسلام ایک متوازن دین اور اعتدال پر مبنی مذہب ہے‘ جس میں ایسی لچک ہے کہ اسے جتنا دبایا جائے گا‘ وہ اتنا ہی ابھرے گا۔

انشأ اللہ! دنیائے کفر کے بت خانوں اور عیسائی گرجوں کے زیر سایہ پرورش پانے والے گھرانوں سے ہی اس دور کے محمد بن قاسمؒ اور بناتِ اسلام حضرت آسیہؓ‘ حضرت سمیہؓ اور حضرت خدیجہؓ پیدا ہوں گی‘ اسی طرح ابوغریب جیل اور گوانتاناموبے کے عقوبت خانوں سے بلند ہونے والی آہوں‘ سسکیوں اور چیخوں کی

بدولت انشاء اللہ! شمعِ اسلام کے ہزاروں پروانے پیدا ہوں گے‘ اور اسلامی انقلاب کا یہ سیلاب اس قوت سے ابھرے گا کہ خود کفر چیخ اٹھے گا‘ تا آنکہ حضرت مہدی علیہ الرضوان اور عیسیٰ علیہ السلام کفر کی گرتی دیوار کو دھکا لگا کر اس پر قلعۂ اسلام تعمیر کر کے کفر کا صفایا کر دیں گے۔

ذرا ارشاد فرمایئے! اس وقت جب ہر پتھر پکار اٹھے گا کہ: میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے‘ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی فوج اس سے زمین کو پاک کر دیں گے‘ تو اس کو کیا نام دیا جائے گا؟

صرف یہی نہیں‘ بلکہ ارشاد الٰہی:

’’و ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ‘‘ (النسأ:۱۵۹)

یعنی اہل کتاب میں کوئی ایسا نہیں رہے گا جو نزولِ عیسیٰ کے وقت مسلمان نہ ہو جائے‘ کی آنجناب کیا تاویل کریں گے؟ اور ان سب اہل کتاب کے قربِ قیامت میں ایمان لانے کا ذمہ دار کس کو ٹھہرائیں گے؟ کیا وہ بھی پاکستانی معاشرہ کی گھٹن‘ اسلام کی شدت پسندی یا مسلمانوں کے جبر و اکراہ کا ثمرہ کہلائے گا؟

حسن مجتبیٰ صاحب! نام تو آپ کا بھی میری طرح اسلامی ہے‘ مگر نامعلوم آپ اس تحریر سے کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ اگر آپ کا مقصد‘ جیسا کہ میں سمجھا ہوں‘ یہ ہے کہ ان لڑکیوں کو زبردستی مسلمان کیا گیا ہے‘ جو قطعاً درست نہیں‘ تو سوال یہ ہے کہ ان کے زبردستی یا جبراً مسلمان بنائے جانے کے کوئی دلائل و شواہد ہی پیش کئے ہوتے؟ مگر افسوس! کہ آپ کی تحریر اور خبر میں ایسا کوئی ثبوت نہیں‘ تو سوال یہ ہے کہ کیا آپ کو کسی کے برضا و رغبت مسلمان ہونے پر بھی اعتراض ہے؟ اگر واقعی آپ کو کسی کے برضا و رغبت ایمان لانے پر اعتراض ہے؟ تو جانِ من! پھر آپ کی اس تکلیف اور دردِ بے درمان کا نہ صرف میرے پاس کوئی علاج نہیں‘ بلکہ دنیائے عقل و شعور کے کسی حکیم کے پاس اس کا کوئی حل نہیں۔

قرآن کریم نے کفار کے بارے میں ایسے ہی موقع پر فرمایا ہے:

’’قل موتوا بغیظکم‘‘ (آل عمران:۱۱۹)

بس چلے تو اپنے غیظ و غضب سے جان چھڑانے کے لئے اپنے آپ کو موت کے منہ میں دے دیجئے‘ اور جل بُھن کر مر جایئے۔

جناب حسن مجتبیٰ صاحب مسلمان معاشرہ پر اعتراض کا آخری تیر پھینکتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’ایک ہندو مرد مسلمان ہو کر شیخ عبداللہ کہلایا اور اس نے ایک مسلمان بیوہ سے شادی کی‘ تو اس بیوہ کو اس کے رشتہ داروں نے غیرت کے نام پر قتل کر دیا‘ اب یہ عبداللہ نہ ہندو ہے اور نہ مسلمان!‘‘

جناب حسن مجتبیٰ صاحب! آپ نے جو کچھ لکھا ہے‘ یہ اسلامی تعلیمات کا حسین چہرہ نہیں‘ بلکہ ذات پات پر مشتمل ہندوانہ تہذیب و تمدن اور طبقاتی کشمکش کا سیاہ چہرہ ہے۔

اگر آپ نے اسلام کا مطالعہ کیا ہوتا‘ تو آپ کو معلوم ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو‘ جو کہ غلامی کا داغ لئے ہوئے تھے‘ اپنی پھوپھی زاد بہن بیاہ دی تھی۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ایک غلام زادے تھے‘ جن کی والدہ شہزادی تھیں۔

دور کیوں جایئے! حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ سکھوں کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت مولانا عبیداللہ سندھی سکھ زادے تھے۔ میں تو یوسف اسلام کے سسر کو بھی جانتا ہوں‘ جو جدی پشتی مسلمان ہیں اور کینیا سے تعلق رکھتے ہیں‘ میں ان بزرگوں کو بھی جانتا ہوں جو امریکا میں مسلمان ہوئے اور کراچی میں ان کی شادی ہوئی۔ ڈیوز بری (برطانیہ) کے اس نوجوان کو بھی دیکھ چکا ہوں جو مسلمان ہوا اور ہمارے ایک دوست مولانا صاحب کی سالی سے ان کا نکاح ہوا اور اس نومسلم سے بھی ملا ہوں جو میکسیکو سے ہے‘ مگر یہاں لیسٹر (انگلینڈ) کے گجراتیوں نے ان کو اپنا داماد بنایا۔ یہ صفحات اور شاید نومسلم حضرات اس کی اجازت نہ دیں گے کہ میں آپ کو ان کے نام بتلاؤں‘ ورنہ بحمد اللہ! میں ایسے ہزاروں نام پیش کر سکتا ہوں جو مسلمان ہوئے اور ان کو مسلمانوں نے گلے لگایا۔

جس واقعہ کا آپ نے ذکر فرمایا ہے‘ میں نہیں سمجھتا کہ وہ کسی مسلم معاشرہ کا قصہ ہے یا آپ کا خانہ زاد؟

جہاں تک اوشا‘ ریما اور رینا کے برضا و رغبت اسلام لانے کا تعلق ہے‘ اس کے لئے پاکستانی عدالت‘ اخبارات‘ خود ان نومسلم بچیوں اور ان کے باپ کا تراف پڑھئے اور سر دھنئے:

''بیٹیاں مرضی سے مسلمان ہوئیں‘ کوئی اعتراض نہیں

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) سپریم کورٹ نے کراچی کی تین ہندو لڑکیوں کے مبینہ طور پر جبری قبولِ اسلام پر سوموٹو ایکشن لے لیا۔ جمعہ کے روز چیف جسٹس افتخار محمد چودھری‘ جسٹس ایم جاوید بٹر اور جسٹس تصدق حسین جیلانی پر مشتمل بنچ نے باقاعدہ سماعت کی۔ قبل ازیں قبولِ اسلام کرنے والی تینوں لڑکیوں انعم (۱۹ سالہ اوشا)‘ ندا (۱۸ سالہ رینا) اور افشاں (۱۷ سالہ ریما) کو رجسٹرار سپریم کورٹ کے دفتر میں ان کے والد سے آزادانہ ماحول میں ملاقات اور بات چیت کا موقع فراہم کیا گیا۔ عدالتِ عظمیٰ میں سماعت کے دوران جسٹس (ر) قیوم ملک اور ذوالفقار احمد بھٹہ ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ ڈی ایس پی محمد ہاشم نے لڑکیوں کو عدالتِ عظمیٰ میں پیش کیا اور مقدمے کی اب تک کی تفتیش کی رپورٹ بھی پیش کی۔ بنچ نے لڑکیوں کے ہندو والد سانو عمرا سے پوچھا کہ تمہاری بیٹیوں سے ملاقات ہوگئی ہے‘ اب کس نتیجہ پر پہنچے ہو؟ اس نے عدالتِ عظمیٰ میں بیان دیا کہ: لڑکیوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے اپنی مرضی سے مذہب تبدیل کرلیا ہے‘ ہمیں ان کے تبدیلیٔ مذہب پر کوئی اعتراض نہیں‘ تاہم ہماری خواہش ہے کہ ہماری بیٹیاں ہمارے ساتھ رہیں‘ وہ مدرسہ میں نہ رہیں‘ تینوں بیٹیوں کے یک دم چلے جانے سے ان کی والدہ کی حالت انتہائی خراب ہوگئی ہے اور وہ علیل ہے۔ اس پر چیف جسٹس نے استفسار کیا: اگر وہ اپنی مرضی سے مدرسہ میں رہنا چاہتی ہیں تو آپ کو کیا اعتراض ہے؟ لڑکیوں کے والد نے کہا کہ: مجھے اعتراض ہے‘ کیونکہ بیٹیوں سے ملاقات والدین کا حق ہے اور مدرسے میں ہمیں ان سے آزادانہ ملنے کا موقع نہیں دیا جارہا‘ آپ ان لڑکیوں کو اپنی نگرانی میں رکھ لیں‘ انہوں نے صرف ایک مدرسہ کو کیوں چن رکھا ہے؟ کیا صرف یہی مدرسہ رہ گیا ہے؟ جسٹس ایم جاوید بٹر نے کہا کہ والدین کو مذکورہ مدرسہ میں لڑکیوں کے رکھنے پر اعتراض ہے‘ اگر میرے پاس بھی ایسی لڑکیاں آتیں جو مذہب تبدیل کرچکی ہوتیں‘ تب میں کسی مدرسے میں ان کو نہ رکھتا‘ کیونکہ مذہب کی تبدیلی کے معاملہ کے لئے شفاف طریقہ کار اختیار کیا جانا چاہئے تاکہ لوگوں کو نظر آئے کہ یہ واقعہ کسی دباؤ اور جبر کا نتیجہ نہیں ہے۔ پیٹشنر قیوم ملک نے کہا کہ انہیں ان لڑکیوں کے قبولِ اسلام پر کوئی اعتراض نہیں ہے‘ یہ اچھی بات ہے‘ تاہم بچیوں سے ملنا ان کے والدین کا حق ہے‘ جو انہیں آزادانہ ماحول میں ملنا چاہئے‘ مذکورہ مدرسہ میں یہ میسر نہیں آسکتا‘ لہٰذا لڑکیوں کا کہیں اور ایسی جگہ پر رہائش کا انتظام کیا جائے‘ جہاں ان کے والدین آزادانہ اور آسانی کے ساتھ مل سکتے ہوں۔ قیوم ملک کے دلائل کے بعد سپریم کورٹ نے حکم دیا کہ لڑکیاں مدرسہ میں تعلیم جاری رکھنے کی خواہش مند ہیں‘ تو وہ بے شک وہاں تعلیم حاصل کریں‘ لیکن تاحکم ثانی مذکورہ لڑکیوں کو مدرسہ کے قریبی ایدھی ہوم میں رکھا جائے اور ان کے والدین اور رشتہ داروں کو ان سے آزادانہ ملنے کا حق حاصل ہوگا۔ سپریم کورٹ نے متعلقہ ڈی پی او کو ہدایت کی کہ وہ ایدھی ہوم سے مدرسہ تک آنے جانے کے دوران لڑکیوں کے تحفظ کے لئے تمام ضروری اقدامات کریں اور وہ لڑکیوں کی ویلفیئر اور تحفظ کے بارے میں کئے گئے انتظامات کے بارے میں سپریم کورٹ کو ہفتہ وار رپورٹ دیں۔ انہوں نے لڑکیوں کی فلاح اور رہنے سہنے کے حوالے سے اقدامات کرنے کے لئے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سندھ کو بھی ہدایات جاری کیں۔ سپریم کورٹ نے آرڈر کی کاپی فوری طور پر ڈی سی کراچی کو ارسال کرنے کی بھی ہدایت کی۔ مذکورہ حکم کے نفاذ کے لئے اس کی ایک کاپی ایڈووکیٹ جنرل سندھ کو بھی ارسال کی جائے گی۔'' (روزنامہ خبریں کراچی‘ ۱۷/دسمبر ۲۰۰۵ء)

(بشکریہ ماہنامہ ''بینات'' کراچی)

مسلم سربراہان ناموس رسالتؐ کا سودا نہ کریں

تقریباً تمام سربراہان وقتاً فوقتاً یہ اعلان کر چکے ہیں کہ ہم دہشت گردی کو ختم کرنے کے سلسلہ میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے، بالخصوص صدر پاکستان جہاں کہیں بھی دورے پر گئے، وہاں جاری ہونے والے مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا کہ دہشت گردی کو ختم کرنے میں ہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے۔

لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دہشت گردی کی تعریف کسی اعلان میں نہیں کی گئی، حتیٰ کہ اعلان مکہ میں بھی دہشت گردی کی وضاحت نہیں کی گئی۔ بظاہر ان کے نزدیک دہشت گردی صرف یہ ہے کہ جو امریکا مخالف جہادی تنظیموں کی مدد کرتا ہے یا امریکی پالیسیوں کے خلاف ذہن رکھتا ہے، اس کو دہشت گرد قرار دے کر القاعدہ کا حامی قرار دیا جاتا ہے اور گرفتار کر کے امریکا کے حوالے کر دیا جاتا ہے یا منظر عام سے غائب کر دیا جاتا ہے، جس کے بارے میں کسی کو علم بھی نہیں ہوتا کہ وہ زندہ ہے یا مردہ؟ اپنے ملک میں ہے یا کسی دوسرے ملک کے حوالے کر دیا گیا؟ اس سے زیادہ ان سربراہان کے ہاں دہشت گردی کا کوئی تصور نہیں، اس لئے کہ مرعوب ہونے کی وجہ سے یہ امریکا کی بتائی دہشت گردی ہی کو دہشت گردی سمجھتے ہیں۔

دہشت گردی کی تعریف:

غیاث اللغات صفحہ ۲۱۹ میں دہشت کا معنی حیرت اور سراسیمگی لکھا ہے اور صفحہ ۲۶۷ پر سراسیمہ کا معنی شوریدہ یعنی پریشان لکھا ہے، پس سراسیمگی کا معنی ہوگا پریشانی، اور مصباح اللغات صفحہ ۲۳۹ پر دہشاً کا معنی متحیر ہونا لکھا ہے۔

ان دونوں کتابوں سے معلوم ہوا کہ دہشت کا معنی ”حیرانی، پریشانی اور مدہوشی“ ہے اور دہشت گردی کا معنی ”حیرانی، پریشانی اور مدہوشی پھیلانا“ ہے، لہٰذا ہر وہ شخص جو انسانوں میں پریشانی پھیلاتا ہو، وہ دہشت گرد ہے۔ اس کا زیادہ تر استعمال ان امور کے نقصان کرنے والے پر کیا جاتا ہے، جن کو انسان اپنے لئے ضروری اور قیمتی سمجھتا ہو۔

شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق مدظلہ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ضروری اور قیمتی اشیاء کی نشان دہی فرمائی ہے، جس سے دہشت گردی کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔ حدیث شریف ہے:

”جو شخص اپنی جان، مال، دین اور اہل وعیال کو بچاتے ہوئے قتل کیا گیا، وہ شہید ہے۔“

اسی طرح ایک دوسری حدیث شریف میں وارد ہے:

”جو شخص اپنا گھر اور عزت بچاتے ہوئے قتل کیا گیا، وہ شہید ہے۔“

چنانچہ جو شخص ان مذکورہ بالا اشیاء جان، مال، دین، اہل وعیال، گھر اور عزت کو بچاتے ہوئے قتل ہو جائے، وہ شہید ہے، اور جو شخص ان چیزوں پر حملہ کر کے کسی کو قتل کرتا یا لوٹتا ہے، وہ شخص مخلوق خدا کو پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنی طاقت کے زور پر ان کو مارتا ہے، اس لئے وہ ”دہشت گرد“ اور ظالم ہے۔

اس تفصیل سے دو امر ثابت ہوئے:

۱:...... کسی کی جان، مال اور عزت پر حملہ کرنے والا ”دہشت گرد“ ہے۔

۲:...... دہشت گردی کا مقابلہ کرتے ہوئے مارا جانے والا شہید ہے، اور اس کے برعکس دہشت گرد کو مارنے والا مجاہد ہے، دہشت گرد نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا دہشت گرد ہے:

۱:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کسی ایک شخص کو نہیں، بلکہ پوری امت مسلمہ کو پریشانی میں مبتلا کرتا ہے، لہٰذا یہ سب سے بڑا دہشت گرد ہوا۔

۲:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے والا قرآن پاک کی رو سے واجب القتل ہے:

”ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنہم اللّٰہ فی الدنیا والآخرة واعد لهم عذاباً الیما“

ترجمہ:...... ”بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں،

ان کے لئے دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہے' اور آخرت میں ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔"

دنیا میں لعنت کا مطلب یہ ہے کہ اس کو قتل کیا جائے گا' لہٰذا یہ جرم قابل قتل ہوا' اس لحاظ سے مجرم کو دہشت گرد قرار دیا جائے گا۔

۳:......جس کارروائی کے ردعمل میں قتل کی کارروائی ہو وہ دہشت گردی ہے' اور توہین رسالتؐ کے ردعمل میں قتل کرنے کے واقعات مشہور و معروف ہیں۔ برصغیر میں غازی علم الدینؒ اور حاجی مانکؒ کا قصہ مشہور و معروف ہے۔

۴:......جس ذات پاکؐ کی عزت پر مسلمان اپنی جان' مال اور اولاد قربان کرنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے' ان کی توہین کا بدلہ لینے کے لئے تمام مسلمان اپنی جان' مال' اولاد اور عزت قربان کرنے کے لئے تیار ہیں' اس لئے توہین رسالت کو بہت بڑی دہشت گردی قرار دیا جائے گا۔

۵:......اسلام میں قتل' ڈاکا اور زنا کی سزا قتل ہے' تمام اقوام قاتل' ڈاکو اور زانی کو دہشت گرد قرار دیتی ہیں' اسی طرح اسلام میں توہین رسالتؐ ایسا جرم ہے جس کی سزا قتل ہے' لہٰذا توہین رسالت کو بھی دہشت گردی قرار دیا جائے گا۔

خلاصہ:

توہین رسالتؐ دہشت گردی ہے اور اس کے خلاف حالیہ احتجاج کو تمام مسلمان ممالک میں پریشانی و بے قراری پیدا ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔

مسلمان سربراہان سے درخواست:

۱:......تمام مسلم سربراہان اپنے ممالک میں مقننہ کے ذریعہ یہ قانون پاس کروائیں کہ توہین رسالتؐ' دہشت گردی اور توہین رسالت کرنے والا دہشت گرد ہے۔ نیز توہین انبیاء علیہم السلام کو اقوام متحدہ کے ذریعہ بھی دہشت گردی قرار دلوایا جائے۔

۲:......تمام مسلمان سربراہان اعلان کریں کہ توہین رسالت کرنے والا ہمارے قانون کے لحاظ سے دہشت گرد ہے' اور اس کی سزا قتل ہے' لہٰذا شاتمین رسول کو ہمارے حوالے کیا جائے۔

۳:...... جب تک یورپی ممالک ان دہشت گردوں کو مسلم ممالک کے حوالے نہ کریں' اس وقت تک تمام مسلم سربراہان ان افراد کی حوالگی کا عمل موخر کردیں جو امریکا کے نزدیک دہشت گرد ہیں۔

۴:......مسلم سربراہان یہ اعلان کریں کہ آزادی اظہار رائے کے نام پر توہین رسالتؐ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

☆......کیا آزادی اظہار رائے کی آڑ میں حکومت کے خلاف بغاوت کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

☆......کیا آزادی اظہار رائے کے نام پر بین الاقوامی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کی جاسکتی ہے؟

☆......کیا آزادی اظہار رائے کی آڑ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

☆......کیا آزادی اظہار رائے کا بنیاد بنا کر صدر مملکت کو گالیاں دی جاسکتی ہیں؟

علی ہذا ایسے کتنے ہی امور ہیں' جن کے ارتکاب کو آزادی اظہار رائے کے باوجود ممنوع قرار دیا گیا ہے' اس لئے آزادی اظہار رائے کا سہارا لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت جیسی دہشت گردی کے ارتکاب کی بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

مسلم سربراہان خدارا! ناموس رسالتؐ کا سودا نہ کریں:

معلوم ہوا ہے کہ آج کل مسلم سربراہان تحفظ ناموس رسالتؐ کی تحریک کو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل امور بیان کرتے ہیں:

۱:......تجارت میں خسارہ ہوگا۔

۲:......ضروریات زندگی تنگ ہوجائیں گی۔

۳:...... دوائیوں کے بائیکاٹ سے مریض سسک سسک کر مرجائیں گے۔

۴:......غیر ملکی کمپنیاں جو ہمارے ملک میں کاروبار کرنے میں دلچسپی رکھتی ہیں' وہ ملک میں کاروبار کرنا چھوڑ دیں گی تو ملک کی ترقی رک جائے گی۔

علی ہذا اور بھی امور ان لوگوں کو تحریک سے روکنے کے لئے ذکر کئے جاتے ہیں۔

ان تمام امور کا جواب اللہ تعالیٰ پہلے ہی قرآن پاک میں عنایت فرماچکے ہیں:

"کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بیویاں اور کنبے اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جن کو تم پسند کرتے ہو' تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ سے اور لڑنے سے اس کے راستے میں' تو انتظار کرو' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے' اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو راہ نہیں دکھلاتا۔"

(سورۂ توبہ:۲۴)

☆☆.................☆☆

وفاتِ مسیحؑ سے متعلق قادیانی دجل

مولانا قاضی احسان احمد

اسلام حق تعالیٰ شانہ کا نازل کردہ آخری دین' آخری قانونِ سماوی اور آخری پیغامِ ہدایت ہے جو اس کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آخری امت' امت محمد یہ کو عطا کیا گیا۔ اسلام کو یہ شرف وفضیلت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے اور امت مرحومہ کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ وہ لشکر اسلام کی حیثیت سے دین متین کی پاسبانی کا فریضہ انجام دے اور جب کوئی کفر سر اٹھائے تو فوراً اس کی گوش مالی وسرکوبی کرے۔

حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے زمانہ سے اسلام اور دشمنانِ اسلام کے مابین محاذ آرائی ومعرکہ آرائی جاری ہے' ایک طرف سیّدالاولین والآخرین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار وسرفروش امتی ہیں' جن کو قرآن کریم عباداللہ' عبادالرحمٰن اور حزب اللہ کے نام سے موسوم کرتا ہے تو دوسری طرف منکرین ختم نبوت منکرین قرآن اور مرتدین اسلام ہیں جن کو قرآن کریم عدواللہ' عبادالشیطن اور حزب الشیطن جیسے بُرے القاب سے یاد کرتا ہے۔

مشرکین مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا انکار کیا' تو یمن کے مسیلمہ کذاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت میں شرکت کا دعویٰ کردیا۔

جاں نثاران محمد اور فدایانِ ختم نبوت نے جس طرح کفار ومشرکین کا مقابلہ کرکے انہیں نیست ونابود اور واصل جہنم کیا' اسی طرح منکرین ختم نبوت اور مرتدین اسلام کا قلع قمع کرکے انہیں عبرت ناک شکست اور ذلت سے دوچار کیا۔

شیطانی جال قادیانیت' گزشتہ اور موجودہ صدی کا سب سے بڑا فتنہ ہے' اس فتنہ ابلیس کو فرنگی سامراج نے اپنے استعماری مقاصد کے لئے اٹھایا اور پھیلایا' شیطان کے چیلے اور انگریز کے خودکاشتہ پودے مرزا قادیانی سے ابتداً مصلح' مجدد' مہدی اور مثیل مسیح ہونے کے اعلانات اور پھر نبی ہونے کے دعوے کرائے گئے' گویا اس کی ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ وہ اسلام کے مخصوص' مسلمہ اور متفقہ عقائد کا انکار اور قرآن وسنت میں من مانی تحریفات و تاویلات کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کے ذہنوں میں شکوک وشبہات کا بیج بوئے' یہی وجہ ہے کہ اس سے نبوت کے اجرا' جہاد کا انکار اور وفات مسیح ایسے کفریہ دعاوی کرائے گئے۔

حالانکہ ان میں سے کسی ایک دعویٰ کے ماننے والا اور اسے سچا جاننے والا دائرہ اسلام سے نکل کر کفر میں جا پہنچتا ہے۔ مذکورہ دعاوی میں سے صرف آخری دعوے ہی کو لے لیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک تمام امت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں' وہ قرب قیامت میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کے زمانہ میں' جب کانا دجال نکلے گا اس کو قتل کرنے کے لئے آسمان سے اتریں گے' اہل حق میں سے ایک فرد بھی ایسا نہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا قائل نہ ہو اور یہ مسلمانوں کا عقیدہ نسلاً بعد نسل تواتر سے چلا آرہا ہے۔

کسی مسلمان کے لئے اس میں کسی قسم کے شک وشبہ اور تردد کی گنجائش نہیں اور جو شخص ایسے قطعی' اجماعی اور متواتر عقیدہ کا انکار کرے وہ مسلمانوں کی فہرست سے خارج ہے۔

۱۸۸۴ء تک مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ تھے اور قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہونے والے تھے' چنانچہ مرزا خود لکھتا ہے: ''حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص:۳۶۱)

اسی طرح مرزا قادیانی قرآن مجید کی آیت: ''ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ'' (وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول راہ کی سوجھ دے کر) کے تحت لکھتا ہے:

''یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر

حضرت مسیح کے حق میں پیشینگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔'' (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص:۴۹۸،۴۹۹)

مگر ''دروغ گورا حافظہ نباشد'' کے مصداق بعد میں مرزا قادیانی نے اپنی اس تحریر اور عقیدہ کے برخلاف یہ عقیدہ اور نظریہ گھڑ لیا کہ: ''حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کی قبر محلہ خانیار سری نگری، کشمیر میں واقع ہے اور جس مسیح نے آنا تھا، اب میں (مرزا غلام احمد قادیانی) اس کا مثیلِ مسیح بن کر آ گیا ہوں، پھر اس نے اپنے اس فاسد نظریہ کو پروان چڑھانے کی غرض سے، قرآن وسنت میں من مانی تحریفات اور تاویلات کا تیشہ چلانا شروع کر دیا، مثلاً اس نے مندرجہ ذیل آیت: ''ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل وامه صدیقة کانا یاکلان الطعام۔'' (مائدہ:۷۵) ترجمہ: ''نہیں ہے مسیح مریم کا بیٹا، مگر رسول گزر چکے اس سے پہلے بہت رسول اور اس کی ماں ولی ہے، دونوں کھاتے کھانا۔'' (تفسیر عثمانی) سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا کہ:

''کَانَا'' حال کو چھوڑ کر گزشتہ کی خبر دیا کرتا ہے...... اس جگہ ''کَانَا تثنیه'' ہے...... دونوں اس ایک ہی حکم میں شامل ہیں۔ یہ نہیں بیان کیا گیا کہ حضرت مریم علیہا السلام تو بوجہ موت طعام کھانے سے روکی گئیں، لیکن حضرت ابن مریم کسی اور وجہ سے۔

اس کے بعد مرزا قادیانی نے مزید لکھا ہے:

''اگر اس آیت کو: ما جعلنا هم جسداً لا یاکلون الطعام'' کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو یقینی وقطعی نتیجہ یہ ہے کہ فی الواقع حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے۔'' (ازالہ ص:۲۰۳، خزائن ج:۳، ص:۴۲۶)

حالانکہ یہ غلط ہے کہ اس لئے اگر مرزا کا مفروضہ: ''کَانَ'' ہمیشہ حال کو چھوڑ کر گزشتہ زمانہ کی خبر دیا کرتا ہے، صحیح ہوتا تو ارشادِ الٰہی: ''وکان الله علی کل شیء قدیر'' (اور اللہ ہر چیز کر سکتا ہے)۔'' (فتح:۲۱) کا مرزا قادیانی کے ہاں کیا، ترجمہ ہوگا؟ کیا وہ اس آیت کا یہی معنے کرے گا کہ ''خدا تعالیٰ پہلے قادر تھا، اور اب نہیں؟ اسی طرح ''ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین (لائق نہیں نبی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش چاہیں مشرکوں کی)۔'' (توبہ:۱۱۳) کیا مرزا کے ہاں اس کا کبھی یہ معنی ہوگا کہ: مشرکین کے لئے گزشتہ زمانہ میں استغفار ناجائز تھا، اور اب جائز ہے؟ جب یہ معنی نہیں اور ہرگز نہیں تو ثابت ہوا کہ ''کان'' صرف ماضی کے لئے نہیں، بلکہ حال ومستقبل کے معنی کو بھی شامل ہوتا ہے۔

جبکہ اس آیت کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ:

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے دلائل عقلی سے عیسائیوں کے دو فرقوں کی تردید وتکذیب فرمائی ہے اور ان کے کفر کو واضح کیا ہے:

پہلی آیت:...... ''لقد کفر الذین قالوا ان الله هو المسیح ابن مریم، (مائدہ:۱۷) وقال المسیح یبنی اسرائیل اعبدوا الله ربی وربکم۔'' (مائدہ:۷۲) جبکہ دوسری جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود ارشاد فرماتے ہیں: ''البتہ وہ کافر ہوئے، جن کا یہ قول ہے کہ مسیح ابن مریم ہی خدا ہے (کیونکہ مسیح نے تو خود کہا ہے) لوگو! میرے اور اپنے خدا کی عبادت کرو۔''

دوسری آیت:...... ''لقد کفر الذین قالوا ان الله ثالث ثلثة۔'' (بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ کہ تین میں کا ایک ہے) (مائدہ:۷۳)

تیسری آیت:...... ''ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل وامه صدیقة، کان یاکلان الطعام'' (بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ وہی مسیح ہے مریم کا بیٹا تمہارا۔ (تفسیر عثمانی) (مائدہ:۷۵) ''اور مسیح بن مریم تثلیث کے دوسرے دو اقوام جیسا کہ رومن کیتھولک کا اعتقاد ہے بھی خدا نہیں، کیونکہ مسیح بن مریم تو رسول ہے، اس سے پہلے بھی رسول ہو چکے ہیں اور اس کی ماں صحابیہ وصدیقہ ہے، دونوں طعام کھایا کرتے تھے۔

صاف ظاہر ہے کہ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ کو عیسائیوں کی غلطی ثابت کرنا اور ان کے کفر پر دلیل قائم کرنا منظور تھا، جو مسیح علیہ السلام کو خدا قرار دیتے تھے، ان پر یوں دلیل قائم کی کہ مسیح علیہ السلام خود لوگوں کو یوں کہا کرتے تھے کہ میرے رب اور اپنے رب کی عبادت کرو، اگر وہ خود خدا ہوتے تو وہ یوں کہا کرتے کہ: ''لوگو! میں جو تمہارا رب ہوں، میری عبادت کرو'' لیکن جب مسیح علیہ السلام نے خدا کی ربوبیت کا اقرار کیا ہے تو ان خدا کے پروردگان کو رب کہنا کفر ہے۔

جو لوگ ایک خدا کو تین اور تین کو ایک خدا

کہتے اور خدا' مسیح اور مریم کو اقانیم ثلثہ قرار دیتے تھے۔ خداوند کریم نے ان پر دلیل قائم کی کہ جب ہزاروں' لاکھوں اشخاص نے ان دونوں ماں بیٹے کو لوازم بشری کا اپنی طرح محتاج پایا اور دیکھا ہے پھر بایں ہمہ ان کو خدا کہنے کی جرأت کی ہے' یہ بھی ان کا کفر ہے' اب ہر شخص خیال کرسکتا ہے کہ اس میں موت وحیات کی کیا بحث ہے؟ جب اللہ تعالیٰ کا ان الفاظ سے وہ مطلب ومقصد ہی نہیں' جو مرزا قادیانی لے رہا ہے تو مرزا قادیانی کو مراد متکلم کے خلاف ان الفاظ سے ایسے معانی نکالنے کا کیا حق ہے؟ کیا مرزا قادیانی کو معلوم نہیں کہ تفسیر بالرائے کا کیا حکم ہے؟

اسی طرح ارشاد الٰہی: ''وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل' افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم۔'' (آل عمران:۱۴۴)

ترجمہ: ''اور محمد تو ایک رسول ہے ہو چکے اس سے پہلے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تو تم پھر جاؤ گے الٹے پاؤں۔'' (تفسیر عثمانی) کو پیش کرکے مرزا غلام احمد قادیانی نے وفات مسیح ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے' مگر واقعہ کی تفصیل سے قبل ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ آیت کے ترجمہ میں آپ نے: ''ان سے پہلے سب نبی فوت ہوگئے ہیں'' قرآن مجید کے کن الفاظ کا ترجمہ کیا ہے؟

یقیناً قادیانی یہی کہیں گے کہ ''قد خلت من قبله الرسل'' کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے' تو اس پر قادیانیوں سے ہمارا سوال ہے کہ از راہ کرم لغت کی کسی کتاب میں یہ دکھلا دیں کہ ''خلت'' یا ''خلا'' کا لفظ عربی زبان میں موت کے معنی میں استعمال ہوا ہو؟ بالفرض اگر آپ کے بقول ''خلت'' کا معنی موت ہے تو کیا ارشاد الٰہی: ''سنة الله التی قد خلت من قبل'' (الفتح:۲۳) کا ترجمہ بھی آپ یہی کریں گے کہ: ''سنت الٰہی وہ ہے' جو تم سے پہلے فوت ہوچکی ہے؟'' اگر نہیں اور یقیناً نہیں' تو کیوں؟

اب اس آیت کا اصل شان نزول اور واقعہ کا پس منظر سامنے رکھیں تاکہ قادیانی دجل آشکارا ہوکر سامنے آجائے اور قرآن کریم کا صحیح مصداق کہ جناب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں' واضح ہو:

ہوا یوں کہ جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس نقشہ جنگ قائم کیا' تمام صفوف درست کرنے کے بعد پہاڑ کا ایک درہ باقی رہ گیا' جہاں سے اندیشہ تھا کہ دشمن لشکر اسلام کے عقب سے حملہ آور ہوجائے' اس پر آپ نے پچاس تیر اندازوں کو جن کے سردار حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ تھے' مامور فرماکر تاکید کردی کہ ہم خواہ کسی حالت میں ہوں' تم یہاں سے مت ٹلنا' مسلمان غالب ہوں یا مغلوب' حتیٰ کہ اگر تم دیکھو کہ پرندے ان کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں' تب بھی اپنی جگہ مت چھوڑنا' وانا لن نزال غالبین ما ثبتم مکانکم (بغوی) ترجمہ: ''ہم برابر اس وقت تک غالب رہیں گے' جب تک تم اپنی جگہ پر قائم رہوگے۔

الغرض فوج کو پوری ہدایت دینے کے بعد جنگ شروع کی گئی' میدان کارزار گرم تھا' غازیان اسلام بڑھ بڑھ کر جوہر شجاعت دکھا رہے تھے' ابو دجانہ وعلی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما اور دوسرے مجاہدین کی بسالت وبے جگری کے سامنے مشرکین قریش کی کمریں ٹوٹ چکی تھیں' ان کو راہ فرار کے سوا اب کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا کہ حق تعالیٰ شانہ نے اپنا وعدہ پورا کردکھایا' کفار کو شکست فاش ہوئی' وہ بدحواس ہوکر بھاگے' ان کی عورتیں جو غیرت دلانے کو آئی تھیں پائنچے چڑھا کر ادھر ادھر بھاگتی نظر آئیں' مجاہدین نے مال غنیمت پر قبضہ کرنا شروع کردیا' یہ منظر جب تیر اندازوں نے دیکھا تو سمجھے کہ اب فتح کامل ہوچکی' دشمن بھاگ رہا ہے' یہاں بیکار ٹھہرنا کیا ضروری ہے' چل کر دشمن کا تعاقب کریں اور غنیمت میں حصہ لیں' عبداللہ بن جبیرؓ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد دلایا' وہ سمجھے کہ آپؐ کے ارشاد کا اصلی منشاء ہم پورا کرچکے ہیں' یہاں ٹھہرنے کی حاجت نہیں' یہ خیال کرکے سب غنیمت پر جا پڑے' صرف عبداللہ بن جبیرؓ اور ان کے گیارہ ساتھی درہ کی حفاظت پر باقی رہ گئے' مشرکین کے سواروں کا رسالہ خالد بن ولید کے زیر کمان تھا (جو اس وقت تک حضرت اور رضی اللہ عنہ نہیں بنے تھے) انہوں نے پلٹ کر درہ کی طرف سے حملہ کردیا' دس بارہ تیر انداز ڈھائی سو سواروں کی یلغار کو کہاں روک سکتے تھے' تاہم عبداللہ بن جبیر اور ان کے رفقاء نے مدافعت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا' اور اسی میں جان دیدی' مسلمان مجاہدین اپنے عقب سے مطمئن تھے کہ ناگہاں مشرکین کا رسالہ ان کے سروں پر جا پہنچا اور سامنے سے مشرکین کی فوج جو بھاگی جارہی تھی' پیچھے پلٹ پڑی' مسلمان دونوں طرف سے گھر گئے اور بہت زور کا رن پڑا' کتنے ہی مسلمان شہید اور زخمی ہوئے' اسی افراتفری میں ابن قمیئہ نے ایک بھاری پتھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پھینکا' جس سے دندان مبارک شہید اور چہرۂ انور زخمی ہوا' ابن قمیئہ نے چاہا کہ آپ کو قتل کرے' مگر مصعب بن عمیرؓ (جن کے ہاتھ میں اسلام کا جھنڈا تھا) مدافعت کی'

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زخم کی شدت سے زمین پر گرے‘ کسی شیطان نے آواز لگادی کہ آپ قتل کردیئے گئے‘ یہ سنتے ہی مسلمانوں کے ہوش خطا ہوگئے اور پاؤں اکھڑ گئے‘ بعض مسلمان ہاتھ پاؤں چھوڑ کر بیٹھ رہے‘ بعض ضعفاء کو خیال ہوا کہ مشرکین کے سردار ابوسفیان سے امن حاصل کرلیں‘ بعض منافقین کہنے لگے کہ جب محمد قتل کردیئے گئے تو اسلام چھوڑ کر اپنے قدیم مذہب میں واپس چلا جانا چاہئے‘ اس وقت انس بن مالکؓ کے چچا انس ابن النضر نے کہا کہ اگر محمد قتل ہوگئے تو رب محمد تو مقتول نہیں ہوا‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمہارا زندہ رہنا کس کام کا ہے؟ جس چیز پر آپ قتل ہوئے تم بھی اسی پر کٹ مرو اور جس چیز پر آپ نے جان دی ہے‘ اسی پر تم بھی جان دے دو‘ یہ کہہ کر آگے بڑھے‘ حملہ کیا‘ لڑے اور شہید ہوگئے‘ اسی اثنا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی: ”الیّ عباداللہ انا رسول اللہ “ (اللہ کے بندو ادھر آؤ! میں خدا کا پیغمبر ہوں) کعب بن مالک آپ کو پہچان کر چلائے ”یا معشر المسلمین “ (مسلمانو بشارت حاصل کرو! رسول اللہ یہاں موجود ہیں) آواز کا سننا تھا کہ مسلمان ادھر ہی سمٹنا شروع ہوگئے‘ تیس صحابہ کرامؓ نے آپ کے قریب ہوکر مدافعت کی اور مشرکین کی فوج کو منتشر کردیا‘ اس موقع پر سعد بن ابی وقاصؓ‘ طلحہؓ‘ ابوطلحہؓ اور قتادہ بن النعمان رضی اللہ عنہم اجمعین بڑی جان فشانی سے لڑے‘ آخر مشرکین میدان چھوڑ کر چلے جانے پر مجبور ہوئے اور یہ آیات نازل ہوئیں: ”وما محمد الا رسول ..... الخ“ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی آخر خدا تو نہیں‘ ایک رسول ہیں‘ ان سے پہلے کتنے رسول گزر چکے ہیں جن کے بعد ان کے متبعین نے دین کو سنبھالا اور جان و مال فدا کرکے قائم رکھا‘ آپ کا اس دنیا سے گزرنا بھی کچھ اچنبھا نہیں‘ اس وقت نہ سہی‘ اگر کسی وقت آپ کی وفات ہوگئی یا شہید کردیئے گئے تو کیا تم دین کی خدمت و حفاظت کے راستہ سے الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جہاد فی سبیل اللہ ترک کردو گے (جیسے اس وقت محض قتل کی خبر سن کر بہت سے لوگ حوصلہ چھوڑ کر بیٹھنے لگے تھے) یا منافقین کے مشورہ کے موافق العیاذ باللہ! سرے سے دین کو خیرباد کہہ دو گے‘ تم سے ایسی امید ہرگز نہیں‘ اور کسی نے ایسا کیا تو اپنا ہی نقصان کرے گا‘ خدا کا کیا بگاڑ سکتا ہے‘ وہ تمہاری مدد کا محتاج نہیں بلکہ تم شکر کرو کہ اس نے اپنے دین کی خدمت میں لگالیا:

منت منہ کہ خدمتِ سلطان ہمی کنی
منت ازو شناس کہ بخدمت گزاشتت

اور شکر یہی ہے کہ ہم بیش از بیش خدمت دین میں مضبوط و ثابت قدم ہوں‘ اس میں اشارہ نکلتا ہے کہ آنحضرت کی وفات پر بعضے لوگ دین سے پھر جائیں گے اور جو قائم رہیں گے ان کو بڑا ثواب ہے‘ چنانچہ اسی طرح ہوا کہ بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہوئے۔ صدیق اکبرؓ نے ان کو پھر مسلمان کیا اور بعض مارے گئے۔

تنبیہ: ”قد خلت من قبلہ الرسل“ میں ”خلت‘ خلو“ سے مشتق ہے‘ جس کے معنی ”ہوچکنے“ گزرنے اور چھوڑ کر چلے جانے کے ہیں۔ اس کے لئے موت لازم نہیں جیسے فرمایا: ”واذا لقوکم قالوا آمنا واذا خلوا عضوا علیکم الانامل “ یعنی جب تمہیں چھوڑ کر علیحدہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوسری جگہ ہے: ”واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الی شیطٰنہم قالوا انا معکم “ میں ”خلوا“ کا معنی مرنے کے نہیں بلکہ علیحدگی میں ہونے کے ہیں نیز ”الرسل“ میں الف و لام استغراق کا نہیں‘ بلکہ الف و لام جنس ہے‘ کیونکہ اثبات مدعا میں استغراق کو کوئی دخل نہیں‘ بعینہ اسی قسم کا جملہ حضرت مسیح کی نسبت فرمایا: ”ما المسیح بن مریم الا رسول‘ قد خلت من قبلہ الرسل “ کیا الف و لام استغراق کا داؤ لے کر اس کے یہ معنی ہوں گے کہ تمام پیغمبر مسیح سے پہلے گزر چکے‘ اب ان کے بعد کوئی آنے والا نہیں رہا‘ لامحالہ الف و لام جنس لینا ہوگا‘ وہ ہی یہاں لیا جائے‘ اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف اور ابن عباس کی قرأت میں ”الرسل “ نہیں ”رسل“ نکرہ ہے‘ باقی ”خلو“ کی تفصیل میں صرف موت یا قتل کا ذکر اس لئے کیا‘ چونکہ طبعی موت بہرحال آنے والی تھی اور قتل کی خبر اس وقت مشہور کی گئی تھی‘ اور چونکہ صورت موت کا وقوع میں آنا مقدر تھا‘ اس لئے اس کو قتل پر مقدم کیا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب صحابہ کرامؓ کے مجمع میں یہ پوری آیت ”الشاکرین“ تک بلکہ آیت: ”انک میت وانہم میتون “ بھی پڑھی تو لوگ ”قد خلت“ اور ”افائن مات “ اور ”انک میت “ سے ”خلو“ اور ”موت“ کے جواز و عدم استبعاد پر متنبہ ہوگئے‘ جو صدیق اکبرؓ کی غرض تھی‘ موت کے واقع ہوچکنے پر نہ صدیق اکبرؓ نے اس سے استدلال کیا نہ کسی اور نے سمجھا‘ اگر یہ الفاظ موت واقع ہوچکنے کی خبر دیتے تو چاہئے تھا کہ نزول آیت کے وقت یعنی وفات کے سات برس پہلے ہی سمجھ لیا جاتا کہ آپ کی وفات ہوچکی ہے۔ اس تقریر سے بعض محرفین کی سب تحریفات ہباء منثوراً ہوجاتی ہیں‘ بخوف تطویل ہم زیادہ بسط نہیں کرسکتے‘

اہل علم کے لئے اشارے کردیئے ہیں۔ (از تفسیر عثمانی)

۲:.....کیا پوری دنیا کے قادیانی مل کر اپنے مسلمہ تیرہ صدیوں کے مجددین کا کوئی ایک حوالہ دکھا سکتے ہیں جس میں انہوں نے اس آیت سے وفات مسیح پر استدلال کیا ہو؟ ہرگز نہیں' قیامت کی صبح تک قادیانی ایسا نہیں کرسکتے۔

مزید آنکہ اسی سورت رعد آیت نمبر ۳۰:

"کذالک ارسلناک فی امۃ قد خلت من قبلھا امم" ترجمہ: "اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اسی طرح بھیجا ہم نے تم کو ایک امت میں' بے شک ہو چکی ہیں' اس سے بیشتر امتیں" قادیانی غور فرمائیں کہ کیا اس جگہ لفظ "خلت" کے معنی یہ ہیں کہ پہلی امتیں سب کی سب مرچکی ہیں؟ فوت ہو چکی ہیں؟ صفحۂ ہستی سے مٹ چکی ہیں؟ ان کا نام و نشان ختم ہو گیا ہے؟ ہرگز نہیں' یہودی' عیسائی آج بھی کفر وضلالت پر قائم ہوتے ہوئے اسی زمین پر موجود ہیں اور اس وقت بھی موجود تھے' خود قرآن نے یا اہل الکتاب' اہل انجیل' اہل تورات کہہ کر ان کو یاد کیا۔

المختصر "خلت" کے معنی موت لیکر وفات مسیح علیہ السلام کو ثابت کرنا مقصود خداوندی' منشاء محمدی کے خلاف ہے اور مسلمانوں کے اجماعی عقیدہ سے بےزاری کا اعلان ہے' حق تعالیٰ زندگی کی آخری سانسوں تک مسلک حقہ پر قائم و دائم رکھے' بوقت خاتمہ ایمان کی سلامتی نصیب فرمائے' حق تعالیٰ شانہ مرزائیت کے گڑھے میں گرے ہوئے انسانوں کو اس ایمان سوز اور ایمان کش فتنہ سے نجات نصیب فرمائے۔ آمین۔ (از شبہات جلد دوم)

☆☆.........☆☆

بقیہ: رحمت الٰہی کا تحفہ

کو بخار چڑھ جاتا ہے۔" (مشکوٰۃ:۴۲۳)

ایک حدیث میں ہے:

"لا تنزع الرحمۃ الا من شقی۔" (مشکوٰۃ ص:۴۲۳)

ترجمہ:..... "رحمت صرف اس شخص کے دل سے نکالی جاتی ہے' جو واقعی بدبخت ہو۔"

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

"الراحمون یرحمھم الرحمن' ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔" (مشکوٰۃ:۴۲۳)

ترجمہ:..... "رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے' تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا ویامر بالمعروف وینہ عن المنکر۔" (مشکوٰۃ:۴۲۳)

ترجمہ:..... "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا' ہمارے بڑوں کا ادب نہیں کرتا' اچھی باتوں کا حکم نہ کرے اور بری باتوں سے نہ روکے۔"

اے مسلمانو! تم ارحم الراحمین کے بندے ہو' رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہو' رحمت اور شفقت والے بنو اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا۔

بقیہ: دردمندانہ معروضات

ہوتے ہوئے میرے اوپر کیچڑ اچھالی گئی' میری عزت کو تار تار کرنے کی کوشش کی گئی' میری ناموس کو داغدار بنانے کی ناپاک جسارت کی گئی اور تم میرے دشمنوں سے انتقام لینے کے بجائے خاموش تماشائی بنے رہے' ان کے ہاتھ توڑنے کے بجائے مزید مضبوط کرتے رہے' تو ہم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دیں گے؟ کس زبان سے شفاعت کی درخواست کرسکیں گے؟ کس منہ سے حوض کوثر کا جام پی سکیں گے؟

کیا اس وقت میں ہم اپنے کاروبار کے نقصان کا عذر کرسکیں گے؟ منہ کے ذائقے کی مجبوری بتاسکیں گے؟ کچھ نہ کرسکنے کا بہانہ کرسکیں گے؟ اپنی حکمت و مصلحت پسندی کو ڈھال بناسکیں گے؟

لہٰذا امت مسلمہ کے افراد پر لازم اور ضروری ہے کہ انفرادی اور اجتماعی طور پر ان یہود ونصاریٰ کی تمام مصنوعات سے مکمل احتراز کریں اور ان یہود و نصاریٰ کا مکمل معاشی بائیکاٹ کریں' اگر ہم سب ایسا کرلیتے ہیں تو انشاء اللہ العزیز امید ہے کہ ہم اپنے ایمان کا تحفظ بھی کرسکیں گے اور اپنے رب کو راضی کرکے حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرخرو بھی ہوسکیں گے۔

اگر ہم اعدائے اسلام اور دشمنان دین کے خلاف تلوار اٹھانے کا حکم خداوندی پورا نہیں کرسکتے تو کم از کم اتنا تو ہمارے بس میں ہے کہ دین و مذہب اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر حملہ کرنے کے لئے ان کے ہاتھ مضبوط نہ کریں' اگر ہم اسلام اور اہل اسلام کے تحفظ کے لئے کچھ نہیں کرسکتے تو کم از کم دانستہ یا نادانستہ ان کے خلاف ہتھیار تو نہ بنیں۔

☆☆.........☆☆

شہید ناموس رسالتؐ غازی علم الدینؒ

صاحبزادہ سیّد خورشید احمد گیلانی

علامہ اقبال کا ایک مصرعہ ہے:

''طے شود جادۂ صد سالہ بآ ہے گاہے''

یعنی بعض اوقات منزل ایک آہ کے فاصلے پر ہوتی ہے یا لمحے بھر میں سو سال کا سفر طے ہو جاتا ہے' یہ مصرعہ زبان پر آتے ہی ذہن بے اختیار شہید ناموس نبیؐ غازی علم الدین کی طرف منتقل ہو جاتا ہے' اس نے صدیوں کا سفر اس تیزی اور کامیابی سے طے کیا کہ ارباب زہد وتقویٰ اور اصحاب منبرو محراب بس دیکھتے ہی رہ گئے' اس نے ایک قدم انارکلی' ہسپتال روڈ پر اٹھایا اور دوسرے قدم پر جنت الفردوس میں پہنچ گیا' اسی جنت کی تلاش میں زاہدوں اور عابدوں کے نجانے کتنے قافلے سرگرداں رہے؟ کیسے کیسے لوگ غاروں کے ہو کر رہ گئے؟ کئی پیشانیاں رگڑتے اور سر پٹختے رہے' ہزاروں سر بگریباں چلہ کش اسی آرزو میں دنیا سے اٹھ گئے' لاکھوں طواف وسجود میں غرق رہے' بے شمار صوفی وملّا وقف دعا رہے' ان گنت پرہیزگار خیال جنت سے سرشار رہے' خدا ان سب کی محنت انشاء اللہ قبول کرے گا' لیکن غازی علم الدین کا مقام دیکھئے' نہ چلہ کیا' نہ مجاہدہ' نہ حج کیا' نہ عمرہ' نہ دیر میں قشقہ کھینچا' نہ حرم کا مجاور بنا' نہ مکتب میں داخلہ لیا' نہ خانقاہ کا راستہ دیکھا' نہ کنزوقدوری کھول کر دیکھی' نہ رازی وکشاف کا مطالعہ کیا' نہ حزب البحر کا ورد کیا' نہ اسم اعظم کا وظیفہ پڑھا' نہ علم وحکمت کے پیچ وخم میں الجھا' نہ کسی حلقہ تربیت میں بیٹھا' نہ کلام ومعانی سے واسطہ رہا' نہ فلسفہ ومنطق سے آشنا ہوا' نہ مسجد کے لوٹے بھرے' نہ تبلیغی گشت کیا' نہ کبھی شیخی بگھاری' نہ کبھی شوخی دکھائی' اسے پاک بازی کا خبط نہیں' محبوب حجازی صلی اللہ علیہ وسلم سے ربط تھا' وہ تسبیح بدست نہیں' مست مئے الست تھا' وہ فقیہ مسند آرا نہیں' فقیر سر راہ تھا' یہی وجہ ہے کہ اس نے مصلحت کیشی سے نہیں' جذبہ درویشی سے کام لیا' چناں چنیں کے دائروں سے نکل کر کون ومکاں کی وسعتوں میں جا پہنچا' وہم وگمان کی خاک جھاڑ کر ایمان وعشق کے نور میں ڈھل گیا' نجانے ہاتف غیبی نے چپکے سے اس کے کان میں کیا بات کہی کہ پل بھر میں اس کے دل کی کائنات بدل گئی:

پروانے کا حال اسی محفل میں ہے قابل رشک اے اہل نظر

اک شب میں ہی یہ پیدا بھی ہوا عاشق بھی ہوا اور مر بھی گیا

خدا معلوم کتنی ریاضت سے آغوش بسطام نے بایزیدؒ کی پرورش کی' خاک بغداد نے جنیدؒ کو جنم دیا' شہر قونیہ نے مولانا رومؒ کو بنایا' دہلی نے شاہ ولی اللہؒ کو پیدا کیا' اور ادھر علم الدین' بڑھئی کی دکان سے اٹھا اور ایک ہی جست میں زمان ومکان طے کر ڈالے' علامہ اقبال کو جب غازی علم الدین کے بارے میں بتایا گیا کہ ایک اکیس سالہ ان پڑھ اور مزدور پیشہ نوجوان نے گستاخ رسول راج پال کو بڑی جرأت اور پھرتی سے قتل بلکہ واصل جہنم کر دیا ہے' تو علامہ نے گلوگیر لہجے میں فرمایا:

''اسی گلاں ای کردے رہ گئے

تے ترکھاناں دا منڈا بازی لے گیا۔''

ترجمہ:...... ''ہم باتیں ہی کرتے

رہ گئے' بڑھئی کا بیٹا بازی لے گیا۔''

علامہ اقبال نے غالباً اسی موقع کے لئے کہا ہے کہ:

عشق کی اک جست نے طے کر دیا قصہ تمام

اس زمین وآسماں کو بے کراں سمجھا تھا میں

جس زمانے میں یہ رسوائے زمانہ کتاب لکھی اور چھاپی گئی' شہر لاہور میں ظاہر ہے حق ہو کے زلزلے ہوں گے' علم وفضل کے چرچے ہوں گے' تقریر وتحریر کے ہمہمے ہوں گے' وعظ ونصیحت کے غلغلے ہوں گے' ادیبوں اور خطیبوں کے طنطنے ہوں گے' لیکن شاتم رسول کو اسفل السافلین میں پہنچانے کی سعادت کسی صوفی باصفا' کسی امام ادب وانشاء' کسی خطیب شعلہ نوا اور کسی سیاسی رہنما کے حصے میں نہیں آئی' بلکہ ایک ایسے مزدور کو ملی' جو ممتاز دانشور نہیں' بلکہ معمولی کاریگر تھا' جس کی پیشانی پر علم وفضل کے آثار نہیں' بلکہ ہاتھوں میں لوہے کے اوزار تھے' خدا معلوم وہ نمازی بھی تھا یا نہیں' لیکن صحیح معنوں میں غازی نکلا' وہ کلاہ ودستار کا آدمی نہیں تھا' مگر بڑے

کردار کا حامل بن گیا' غازی علم الدین شہید کو دیکھ کر کم از کم یہ یقین ضرور ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی عبادت کے طول و عرض پر نہیں جاتا' بلکہ کسی کے جذبہ اخلاص کو شرف قبولیت بخشتا ہے' اس کے ہاں شب زندہ داری سے زیادہ دل کی بے قراری کام دیتی ہے' وہ کسی کے ماتھے کی محراب نہیں دیکھتا' نہاں خانہ قلب کا اضطراب دیکھتا ہے' اسے نیکیوں کے سفینے نہیں' گوشہ چشم پر آنسوؤں کے نگینے درکار ہوتے ہیں' اسے کسی کی خوش بیانی متاثر نہیں کرتی' کسی کی بے زبانی پر پیار آجاتا ہے' اسے بوعلی کی حکمت کے مقابلے میں کسی بڑھئی کی غربت پسند آجاتی ہے' اگر یہ بات نہ ہوتی تو غازی علم الدین کبھی مقام شہادت سے سرفراز نہ ہوتا۔

کسی غزوہ کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر ایک شخص مسلمان ہوتا ہے اور ساتھ ہی جہاد میں شرکت کی اجازت مانگتا ہے' چند لمحے قبل وہ سپاہ کفر میں شامل تھا' دو ساعتوں کے بعد وہ مجاہدین اسلام کا ساتھی بن جاتا ہے' دولت اسلام سے بہرہ مند اور جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر میدان میں اترتا ہے اور تھوڑی دیر بعد جامِ شہادت نوش کر جاتا ہے' جنگ کے خاتمے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہداء کی لاشوں کا معائنہ فرما رہے تھے' جب ثابت بن اصیرم (رضی اللہ عنہ) کی لاش پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''اس شخص کو دیکھو جس نے اسلام قبول کیا' مگر نہ نماز پڑھی' نہ اس نے روزہ رکھا' نہ اسے حج کرنے کا موقع ملا' مگر سیدھا جنت میں پہنچ گیا۔''

یہی حال غازی علم الدین شہید کا ہے' نہ اس نے فن تجوید و قرأت سیکھا' نہ عربی و فارسی پڑھی' نہ رومی کی مثنوی دیکھی' نہ زمخشری کی کشاف پڑھی' نہ دین کے اسرار و رموز سمجھے' مگر ایک راز اس پر ایسا کھلا کہ مقدر کے بند کواڑ کھل گئے' قسمت کا دریچہ کیا کھلا کہ جنت کے دروازے کھل گئے' یہ عقل خود بیں کا کرشمہ نہیں' عشق خدا بیں کی برکت تھا' کل تک دکان پر ٹھک ٹھک کرنے والا علم الدین آج کروڑوں مسلمانوں کے لئے سینے میں دل بن کر دھک دھک کر رہا ہے' غریب باپ کو کیا علم تھا کہ اس کی گود میں شہر محبت کا امیر پل رہا ہے؟ کچے گھروندے کو کیا خبر تھی کہ اس کے احاطے میں پکے عقیدے کا بچہ چل پھر رہا ہے؟ سنسان حویلی کو کیا پتا تھا کہ ایمان کی دولت اس کے دامن میں بھری ہوئی ہے؟ محلہ چابک سوراں کا علم الدین' میدانِ عشق کا شاہ سوار نکلا:

''یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا''

غازی علم الدین شہیدؒ ۱۹۰۸ء میں پیدا ہوئے اور ۳۱/ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو تعزیر جرم عشق میں پھانسی پاکر ہمیشہ کے لئے گستاخانِ رسولؐ کے گلے کی پھانس بن گئے' اکیس برس کی عمر میں صدیوں کا سفر اس خوبی سے طے کیا کہ اس کی گردِ سفر کا ایک ایک ذرہ' کاروانِ شوق کے لئے نشانِ منزل بن گیا' نجانے عشاق کے اور کتنے قافلے اس راہ سے گزریں گے؟ لیکن ان پر لازم ہوگا کہ علم الدین کے نقش کف پا کو چوم کر اپنی منزل کی بو سونگھیں' لوگ زندہ جاوید ہونے کی آرزو میں مر مر کر جیتے اور جی' جی کر مرتے ہیں' انہیں جینے کا فن تو آجاتا ہے' لیکن مرنے کا ڈھنگ نہیں جانتے' وہ غازی علم الدین کی روح سے پوچھیں کہ مر کر امر ہو جانے کا کیا راز ہے؟ فنا کے گھاٹ اتر کر لافانی بننے کا کیا طریقہ ہے؟ گمنام ہو کر شہرتِ دوام پانے کا کیا نسخہ ہے؟ کسی کے نام پر مٹ کر انمٹ ہونے کا کیا رمز ہے؟ جام شہادت کے ذریعہ آب حیات پینے کا کیا طریقہ ہے؟ غازی کو میانوالی جیل میں پھانسی دی گئی اور وہیں دفن بھی کر دیا گیا' انگریز کا خیال تھا کہ اگر لاش برسرعام لائی گئی تو ضبط کے سب بندھن ٹوٹ جائیں گے' مگر مسلمانوں کا احتجاج پورے برصغیر میں شدید تر ہو گیا' علامہ اقبال' سر محمد شفیع' میاں عبدالعزیز مالواڈا اور مولانا غلام محی الدین قصوری' گورنر سے ملے اور غازی کی لاش مسلمانوں کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا' بالآخر ۱۴/ نومبر کو لاش لاہور پہنچی' جنازہ چو برجی جنازہ گاہ میں پہنچا' وہاں جنازہ کیا پہنچا' پورا لاہور پہنچ گیا' اس اعزاز و تکریم کو شاہ ہند ظہیر الدین بابر' اکبر' شاہجہاں' غیاث الدین بلبن اور دوسرے سلاطین جہاں آج تک ترستے ہوں گے' جو اعزاز و اکرام ''ترکھاناں دے منڈے'' کو نصیب ہوا:

''عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے''

غازی علم الدینؒ آج قبرستان میانی صاحب میں آسودہ خاک ہے' اس خاک کا ہر ذرہ سرمہ چشم عشاق ہے' لوگ بقائے دوام پانے کے لئے خضر کی تلاش میں ہیں' جو انہیں چشمہ حیواں تک پہنچا سکے اور وہ سمجھتے ہیں کہ آب حیات کے دو گھونٹ انہیں حیات جاودانی بخش دیں گے' لیکن انہیں معلوم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تلووں کا دھوون ہی آب حیات ہے' اس کا ایک قطرہ حیات ابدی عطا کر دیتا ہے' علم الدین اپنے دم خم سے نہیں' انہی کی خاک قدم بن کر زندہ و پائندہ ہے:

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

(بشکریہ: نورالحبیب)

☆☆........☆☆

ایک مسلمان

امتِ مسلمہ کے ہر فرد سے دردمندانہ معروضات

اللہ رب العزت و الجلال کے وجود اور وحدانیت پر ایمان لانے کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کی نبوت و رسالت' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور ساری کائنات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کا دل سے اعتقاد رکھنا اور زبان سے اس کو تسلیم کرنا' جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اور آپ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی عزت و ناموس کو اپنی جان' اپنے خاندان' بیوی' بچوں اور اپنے کاروبار سے زیادہ محبوب رکھنا اور اس کے تحفظ کو اپنے جملہ متعلقات کے تحفظ سے زیادہ عزیز رکھنا اہل اسلام کے عقائد و نظریات کی بنیاد ہے:

محمدؐ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہے اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

یہ دعویٰ کسی جذباتیت' مذہبی جنون' انتہا پسندی اور شدت پسندی کا نتیجہ نہیں' بلکہ خالق کائنات' خدائے واحد و قہار' رب العالمین' قادر مطلق اور احکم الحاکمین کا اپنی معزز و مکرم کتاب میں صریح اعلان ہے' چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

''پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں۔'' (الاحزاب:۶)

نیز دوسرے مقام پر حکم ربانی ہے:

''اے ایمان والو! اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو (اپنا) رفیق مت بناؤ' اگر وہ لوگ کفر کو ایمان کے مقابلہ میں عزیز رکھیں' اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ رفاقت رکھے گا' سو ایسے لوگ بڑے نافرمان ہیں۔''

''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس میں نکاسی نہ ہونے کا تم کو اندیشہ ہو اور وہ گھر جن (میں رہنے) کو تم پسند کرتے ہو' (اگر یہ چیزیں) تم کو اللہ اور اس کے رسولؐ سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہوں' تو تم منتظر رہو' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیج دیں' اور اللہ تعالیٰ بے حکمی کرنے والے لوگوں کو ان کے مقصود تک نہیں پہنچاتا۔'' (التوبہ:۲۳'۲۴)

حدیث شریف میں ارشاد ہے:

''تم میں سے کوئی اس وقت تک پورا ایمان والا نہیں بن سکتا' جب تک کہ وہ مجھ کو اپنے والدین' اولاد اور تمام انسانیت سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔'' (مشکوٰۃ)

آج دنیا بھر میں کفریہ طاقتوں' یہود و نصاریٰ کی طرف سے جو کچھ تحقیر اور توہین آمیز عمل اور سرور کائنات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں تضحیک آمیز رویہ سامنے آ رہا ہے' وہ پوری امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ بھی ہے اور اہل ایمان کے ایمان اور مذہب سے وابستگی کا امتحان بھی۔

اعدائے اسلام اور دشمنان دین کی یہ ناپاک جسارت اور اس کی قولاً و عملاً حمایت و معاونت بلاشبہ ان کی اسلام دشمنی اور سازشی ذہنیت کی عکاس ہے' لیکن ان کی اس جسارت کو اگر ہم اپنی غفلت' کوتاہی' ایمانی کمزوری اور اپنے ہی ہاتھوں کی کمائی سے تعبیر کریں تو ہمیں اس تلخ حقیقت کو تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

یہود و نصاریٰ کی ہر تمنا اور ہر مراد کو پورا کرنا جب ہمارا انفرادی و اجتماعی نصب العین بن جائے' اعدائے اسلام کی معاشرت اور طور طریق اختیار کرنا جب ہمارے لئے باعث فخر بن جائے' اپنے دشمنوں کی خوشنودی و چاہت جب ہمارا منتہائے نظر و فکر بن جائے' وارثین نبوت اور اہل علم کی تضحیک و تحقیر جب ہماری مجلس کی روح و جان بن جائے' امت کا درد و غم ہمہ وقت اپنے سینہ میں رکھنے والے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنا جب

مارے ہاں فرسودگی و پسماندگی کی علامت بن جائے' قرآن و سنت کی تعلیم جرم قرار پائے' ورتوں اور مردوں کا اختلاط اور شعائر دین کی مالی جب ہماری قومی ترقی بن جائے' اپنے ہم مذہب بھائیوں کے خلاف دشمنانِ اسلام کی ظالمانہ کارروائیوں میں مدد کرنا جب ہماری روشن خیالی ور ہمت و بہادری کا ثبوت بن جائے' صحیح اور بے مزر اسلامی ریاست کو منہدم کرانے کا بدنما داغ جب ہمارے ماتھے کی زینت اور چہرے کی رونق بن جائے' صحیح اسلامی زندگی گزارنا جب مشکل سمجھا جائے' جدید اسلام کے نعرے لگانا جب ہمارا منشور بن جائے اور مذہب کو ثانوی حیثیت اور ملکی شناخت کو اوّلیت دینا جب ہمارا قومی نشان بن جائے تو اس طرح کے حملے اور امت مسلمہ کے جذبات سے کھیلنے کے یہ ہتھکنڈے اغیار کی طرف سے کچھ مستبعد نہیں' بلکہ ایسے حملے یہ لوگ اپنا قانونی حق اور فریضہ سمجھتے ہیں۔

لیکن صبح کا بھولا شام کو آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ لہٰذا اب بھی اگر امت مسلمہ اپنی سوئی ہوئی غیرت وحمیت کو جگا لے' اپنے ضمیر کو جھنجوڑ ڈالے اور جس طرح پورا عالم کفر' اسلام کے مقابلے میں متحد و متفق ہے' اسی طرح کفر کے مقابلہ میں امت مسلمہ بھی یک جان ہو کر سیسہ پلائی دیوار بن جائے تو خدا کی قسم! اللہ کی مدد آئے گی اور ضرور آئے گی' کفر ٹوٹے گا اور اہل کفر پاش پاش ہو جائیں گے۔

ظاہر ہے کہ موجودہ حالت میں ہر شخص غازی علم الدین نہیں بن سکتا' لیکن جو کچھ اس وقت ہو رہا ہے اور جو کچھ دیکھنے اور سننے میں آ رہا ہے' ایسے وقت میں ہر اس شخص پر جو اسلام کا دعویدار اور اسلام ہی کی حالت میں مرنے کا متمنی ہو' یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر اور اپنا ایمان بچانے کے لئے ان دشمنانِ دین کے خلاف حسب حیثیت جہاد کرے اور اپنے دل میں ان سے اور جملہ یہود و نصاریٰ سے بغض وعداوت اور نفرت کو یقینی طور پر راسخ کرے اور اس بغض و نفرت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھے۔

رسول اللہ کی عزت کی خاطر اہل ایماں کو
کفن پہنے ہوئے میدان میں آنا بھی آتا ہے

یہ بات مسلّم ہے کہ ہر شخص تلوار و کلاشنکوف لے کر میدان عمل میں نہیں آ سکتا' ہر شخص سڑکوں پر آ کر اپنا احتجاج ریکارڈ نہیں کرا سکتا' لیکن ہر مسلمان جو روزانہ پنج وقتہ نماز کی ادائیگی کا پابند ہے' وہ ہر نماز کے بعد اور قبولیت دعا کے دیگر مواقع پر شان رسالت میں گستاخی کا ارتکاب کرنے والوں' ان کے ساتھ تعاون کرنے والوں' انہیں تعاون کا یقین دلانے والوں اور ان کے لئے دل میں نرم گوشہ اور ہمدردی رکھنے والوں کے خلاف بارگاہ رب العزت میں بددعا کر کے اللہ ذوالجلال کے رجسٹر میں اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا تحفظ کرنے والوں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے دشمنوں کے مخالفین کی فہرست میں اپنا نام ضرور لکھوا سکتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ وہ ممالک جن کو ہمارے پیارے اور محبوب بلکہ خالق و مالک کائنات کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی جرأت ہوئی اور جن ممالک نے دیدہ دلیری سے ان بدمعاشوں اور گستاخوں کی حمایت کی' ان تمام ممالک کی تمام مصنوعات' خواہ وہ براہ راست تیار شدہ درآمد کی جاتی ہوں یا صرف ان کی رائلٹی ان ملعون یہود و نصاریٰ کو جاتی ہو' سے مکمل احتراز و اجتناب کر کے بھی ہر مسلمان ناموس رسالتؐ کے محافظین میں شامل ہو سکتا ہے۔

اپنے اس پیمبر کی خاطر جنہوں نے دنیا کی تمام راحتوں اور آسائش کے سامان کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ روز محشر اس کے عوض اپنی امت کی مغفرت کراؤں گا' ہم ان کے دشمنوں اور گستاخوں کو اپنا روپیہ پیسہ دینا بند کر دیں تو اس طرح بھی ہم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کر سکتے ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو ان کا رب: ''ولسوف یعطیک ربک فترضی'' کے اعزاز سے نوازے اور وہ بھی اپنے رب سے ناز میں آ کر یہ عرض کریں کہ:

''میں اس وقت تک راضی نہ ہوں
گا' جب تک میری امت کا ہر فرد جنت
میں نہیں جائے گا۔''

کیا ایسے راہبر و مقتدا کی محبت اور ناموس کے تحفظ کی خاطر ہم' کتے اور خنزیر کھانے والے منحوسوں اور خنزیر صفت ملعونوں کی بنائی ہوئی چیزیں بھی نہیں چھوڑ سکتے؟

برادرانِ اسلام سے ایک گزارش:

برادرانِ اسلام! ہم ان اقوام کی مصنوعات کا استعمال ترک کر کے کسی نقصان اور گھاٹے میں نہیں رہیں گے' بلکہ ان کے ہاتھ مضبوط کرنے والوں کی فہرست سے نکل جائیں گے۔ ذرا سوچئے! کہ جس نبی کی دنیا و آخرت کی فکر ''امتی' امتی'' تھی' کیا اس کی خاطر ہم اتنا بھی نہیں کر سکتے؟ کیا ہم ان کے لئے اپنا تعیش' منہ کا چٹخارا اور زبان کا وقتی اور عارضی ذائقہ قربان نہیں کر سکتے؟

اگر روز محشر زبان رسالتؐ سے یہ سوال ہو جائے کہ تمہارے جسموں میں روح اور حیات

باقی صفحہ۱۵پر

فرقہ واریت کون پیدا کرتا ہے؟

توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف پوری امت مسلمہ یک جان ہو چکی ہے' صیہونی لابی اور اس کی ناجائز اولاد کو شاید اس کا اندازہ نہیں تھا کہ توہین آمیز خاکوں کے خلاف اتنا شدید ردعمل سامنے آئے گا' مسلمانوں کے اس اتحاد سے عالم کفر خائف ہو چکا ہے اور وہ اس اتحاد کو توڑنے کے لئے کوئی نہ کوئی حرکت ضرور کرے گا' کیونکہ وہ یہ حرکت ہمیشہ سے کرتا آرہا ہے اور اب تو اس پر جو اقتصادی چوٹ پڑ رہی ہے اور عالم اسلام متحد ہو کر صیہونی تجارت کے بائیکاٹ پر تل گیا ہے' تو اس کا پہلا ردعمل یہ سامنے آیا ہے کہ ان ممالک نے اپنی بنائی ہوئی مصنوعات خریدنے پر انعامی اسکیموں کا بھی باقاعدہ اعلان کرنا شروع کر دیا ہے تاکہ انعام کے لالچ میں مسلمان نوجوان اور مسلمان گھرانوں کو پھنسایا جائے' مگر اب یہ حالت ہوتی جارہی ہے کہ مسلمانوں کا جذبہ حب النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بیدار ہو چکا ہے' بائیکاٹ کی مہم مسلمانوں کے اتحاد کی برکت سے عروج پر پہنچ رہی ہے' اب یہ کمپنیاں مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کا نیا حربہ استعمال کریں گی' اس سلسلہ میں ایک صحیح واقعہ سے اس حرکت کی نشاندہی کر رہا ہوں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیالکوٹ کے مبلغ مولانا اسلم قریشی تھے' اس وقت کے قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے اشارہ پر اسلم قریشی کو اغوا کرلیا گیا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے آل پارٹیز کانفرنس بلا کر تحریک چلانے کا اعلان کر دیا' تحریک کا زیادہ زور گوجرانوالہ میں تھا اور گوجرانوالہ کا ڈی آئی جی ان دنوں قادیانی تھا' قادیانی جماعت اس تحریک سے خوفزدہ ہو گئی' اس کے بعد اچانک گوجرانوالہ میں حنفیوں اور غیر مقلدین کی ایک دوسرے کے خلاف تقریریں ہونا شروع گئیں' غیر مقلدین کی طرف سے مولانا شمشاد سلفی اور حنفی حضرات کی طرف سے مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی دھواں دھار تقریریں کرتے' چیلنج کے اشتہارات شائع ہوئے' مناظروں کے چیلنج دیئے جاتے' تحریک ختم نبوت کے بزرگوں کو

ڈاکٹر دین محمد فریدی

اس سے واقعی پریشانی ہوئی' مگر اپنے تدبر سے مولانا محمد سرفراز صاحب کی شخصیت کو استعمال کر کے اس فرقہ واریت پر قابو پالیا گیا اور یہ تحریک ۱۹۸۴ء میں کامیابی کے مراحل طے کر کے امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ کرانے میں کامیاب ہوئی' اب یہ فساد کیسے ہوا؟ وہ مولانا محمد صفدر امین اوکاڑوی کی زبانی سنئے:

مولانا اوکاڑوی بتاتے ہیں کہ جب سیالکوٹ میں اسلم قریشی کے اغوا کے ردعمل میں قادیانیوں کے خلاف تحریک چل رہی تھی' تو مجھے گوجرانوالہ سے بہت زیادہ دعوتیں ملنا شروع ہو گئیں' گوجرانوالہ میں غیر مقلدین کے خلاف تقریروں کا مربوط سلسلہ چل نکلا' غیر مقلدین کے شمشاد سلفی بھی میدان میں آدھمکے' اب مناظرہ' چیلنج' اشتہار بازی' تقریریں اور دھواں دھار بیانات ہوئے' کچھ عرصہ بعد گوجرانوالہ میں میرا داخلہ بند کر دیا گیا' مگر تعمیل نہ ہو سکی' میں چھپ چھپا کر وہاں جا پہنچا' گھر جاکھ کی مسجد میں تقریر ہونا تھی' مگر مسجد انتظامیہ نے ضلعی حکام کے پریشر پر تقریر کرانے سے انکار کر دیا' ساتھیوں نے جامع مسجد نور نصرۃ العلوم میں جمعہ کا اہتمام کر دیا' میں وہاں گیا' جمعہ کا بیان شروع ہوا تو مجسٹریٹ' ڈی ایس پی اور دیگر عملہ پولیس سمیت تعمیل کے لئے آموجود ہوا۔ مولانا محمد فاروق نے مجسٹریٹ سے کہا کہ مولانا محمد امین صاحب کی تقریر شروع ہو چکی ہے' وہ مکمل ہو جائے' جمعہ کے بعد تعمیل کرا دیں گے' اس پر ڈی ایس پی نے کہا کہ ہم نے ان کو ضلع کی حدود سے بھی باہر کرنا ہے۔ مولانا نے کہا کہ ٹھیک ہے' جمعہ کے بعد ہم مولانا کو اپنی گاڑی میں بٹھا دیں گے' ان کے ساتھ آپ پولیس کی گاڑی لگا دیں' وہ ضلع کی حدود سے باہر چھوڑ آئے۔ ڈی ایس پی نے کہا کہ میں تو ابھی تعمیل کراؤں گا' اس پر مولانا فاروق نے اس کے منہ پر طمانچہ جڑ دیا۔ مجسٹریٹ نے بیچ بچاؤ کرایا' مگر ڈی ایس پی کاغذات پابندی لے کر منبر کے قریب آکر بیٹھ گیا' میری تقریر جاری تھی'

مجھے خیال بھی نہیں تھا کہ باہر کیا ہوا؟ یا اب کیا ہونے والا ہے؟ نماز جمعہ کے بعد محراب کے دروازے سے مجھے نکالا گیا' کسی نے میری قمیض پکڑی' میں سمجھا کہ کوئی عقیدت مند مصافحہ کے لئے متوجہ کرنا چاہتا ہے' اس پر توجہ دیئے بغیر میں محراب سے باہر آیا تو گلی میں گاڑی کھڑی تھی' مجھے اس پر بٹھا کر شہر سے چلتا کیا' جمعہ کے بعد جب پولیس نے تیاری کی تو میں ان کے ہاتھ سے نکل چکا تھا' اب ہم پر مقدمہ قائم ہوگیا' گوجرانوالہ کے دوستوں نے ضمانتیں کرائیں' میں بھی عبوری ضمانت قبل از گرفتاری کرانے میں کامیاب ہوگیا' ضمانت کنفرم کرانے کے لئے پیشی پر پیشی پڑ رہی تھی' مجھے ملتان جانا پڑا' پولیس ریکارڈ پیش نہیں کر رہی تھی' ایک پیشی پر اس ڈی ایس پی کو ملنے چلا گیا' مجھے دیکھتے ہی وہ کھڑا ہوگیا' تپاک سے ملا' اس نے کہا: فرمایئے مولانا! کیسے مزاج ہیں؟ آپ کی تقریر سنی' آپ بہت اچھا اور مدلل کلام کرتے ہیں' آپ کی تقریر سے اس دن بڑا متاثر ہوا' بس وہ بدمزگی ہوگئی' پرچہ ناگزیر ہوگیا' تاہم میرے دل میں آپ کا بہت احترام ہے' آپ گورنمنٹ ملازم رہے ہیں اور میں اب بھی ملازم ہوں' ہم پیٹی بند بھائی ہیں۔ میں نے کہا کہ ضمانت کنفرم کرانے میں مشکل پیش آرہی ہے' آپ کی پولیس کاغذات پیش نہیں کرتی' کاغذات پیش ہوجائیں تو ضمانت کنفرم ہوجائے۔ اس نے اسی وقت معلوم کیا کہ تفتیشی افسر کون ہے؟ معلوم ہوا کہ ایک اے ایس آئی ہے' اسے بلا کر ڈی ایس پی نے ہدایت کی کہ آج عدالت میں کاغذات پیش کرکے ضمانت کنفرم کرادیں' تفتیشی افسر ''بہت اچھا'' کہہ کر چلا گیا۔ ڈی ایس پی میری تقریر سن چکے تھے' میری سادگی سے بھی بہت متاثر تھے' ویسے بھی وہ کوئی اچھے دین دار تھے' باتوں کے دوران کھل گئے' ادھر ادھر کی ایک آدھ بات کے بعد انہوں نے زور سے قہقہہ مارا اور میری طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا کہ: مولانا محمد امین صاحب! آپ تو ہمارے ہاتھوں بک چکے ہیں۔ یہ سنتے ہی میرا رنگ فق ہوگیا' اس نے یہ کیفیت دیکھی تو کہا: ہاں مولانا! اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ آپ ہمارے ہاتھوں بک چکے ہیں۔ اس نے اتنی جلدی میں یہ باتیں کہیں کہ میرا سانس رک گیا' سوچا کہ: اے اللہ! یہ شخص کیا بک رہا ہے؟ پاگل تو نہیں؟ یا مجھے ماؤف کرنا چاہتا ہے؟ میں کچھ فیصلہ نہ کر پایا۔ اس کی بات ختم ہوئی تو میں نے پوچھا: اللہ کے بندے! میں ایک فقیر' درویش آدمی ہوں' دین کی خدمت کرتا ہوں' مجھے خرید لیا گیا؟ میں بک گیا؟ یہ کیا چکر ہے؟ میں تو اس کا تصور بھی گناہ سمجھتا ہوں؟ اس نے کہا کہ: مولانا! اصل بات یہ ہے کہ جب اسلم قریشی کے اغوا کے ردعمل میں قادیانیوں کے خلاف تحریک چل رہی تھی' تو وقوعہ سیالکوٹ کا تھا' مگر اس کی نسبت گوجرانوالہ میں تحریک کا زور تھا' تمام مکاتب فکر اکٹھے ہوگئے' ہمیں تحریک پورے ملک میں پھیلتی نظر آرہی تھی' اس موقع پر صوبائی حکومت کی طرف سے ہدایت آئی کہ اسے روکا جائے' مرکزی اور صوبائی ایجنسیوں کی ہدایت پر اجلاس ہوا کہ یہاں غیر مقلدین اور حنفی مسئلہ زیادہ ہے' اسے ہوا دیں' تحریک ختم نبوت کا رخ مڑ جائے گا' چنانچہ یہ طے ہوا کہ مولانا شمشاد سلفی اور مولانا اوکاڑوی کو بلایا جائے اور غیر مقلدین اور احناف کے خلاف ان سے تقریریں کرائی جائیں' چیلنج کے اشتہار ہوں' غرض یہ کہ اس مسئلہ کو اتنی ہوا دی جائے کہ تحریک ختم نبوت کے لئے اتحاد کمزور پڑ جائے اور تحریک کمزور ہو۔ میٹنگ میں ایجنسیوں نے کہہ دیا کہ مولانا سلفی تو شاید...... لیکن مولانا اکاڑوی کے متعلق تصور نہیں کیا جاسکتا کہ رقم لے لیں یا اس کے لئے آمادہ ہوجائیں' چنانچہ میٹنگ میں طے ہوا کہ وہ اپنے اپنے طور پر دیوبندی اور غیر مقلد بن کر اخلاص سے مولانا شمشاد اور مولانا اکاڑوی کو بلائیں' چنانچہ ہم نے آدمی آپ کے پیچھے لگادیئے' خرچہ ہمارا یعنی گورنمنٹ کا تھا' وہ آدمی مخلص بن کر آپ لوگوں کے جلسے اٹھاتے رہے' دونوں طرف دھواں دھار تقریریں ہوئیں' مناظرے کے چیلنج ہوئے' اشتہار چھپوائے' خرچہ کیا' فضا میں تلخی پیدا ہوئی' لیکن تحریک ختم نبوت کے لوگوں نے اس کو سنبھال لیا۔ مولانا اکاڑوی فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ میں تو بس ریل میں تھرڈ کلاس ڈبے میں سفر کرکے صرف ٹکٹ کے پیسے لے کر آتا رہا' مگر جو داعی تھا وہ اندر سے اس طرح عیار نکلا' مولانا فرماتے ہیں کہ واقعتاً وہ نیا نیا مخلص بن کر ساتھ لگا تھا اور نہ اس سے قبل کبھی قریب آیا اور نہ اس کے بعد۔ مولانا اوکاڑوی نے کہا کہ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کس طرح قومی یا دینی تحریکوں کو فرقہ واریت میں الجھا کر حکومت' حکومتی ایجنسیاں یا قادیانی ناکام کرتے ہیں۔

(بحوالہ ماہنامہ لولاک ازقلم مولانا اللہ وسایا)

آج بھی مقدس تحریک مقام رسالتؐ پورے عالم اسلام میں چل پڑی ہے اور اب تو صیہونی' نصاری اور قادیانی لابیاں اکٹھی ہوچکی ہیں' ہمیں بڑی احتیاط سے یہ تحریک چلانی ہے' یہ کفر اور اسلام کی تحریکی جنگ ہے' اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں سازشیوں سے محفوظ رکھے اور اتحاد قائم رکھے۔ آمین۔

☆☆..................☆☆

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم
رحمت الٰہی کا تحفہ

قادر مطلق نے آسمان' زمین' چاند' سورج اور شجر و حجر غرضیکہ تمام کائنات تخلیق کی' حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی خاص قدرت سے بنایا' اپنی مخلوقات میں سے انسانِ اوّل کو اشرف المخلوق' مسجود ملائکہ اور اپنے خلیفہ ہونے کا اعزاز بخشا' اور ان کی اولاد سے سلسلۂ انسانیت کو آگے بڑھایا اور پھیلایا' پھر اولادِ آدمؑ کی ہدایت و رہنمائی کے لئے انہیں میں سے انبیاء و رسل کو منتخب و مبعوث فرمایا۔

حضرات انبیائے کرام علیہم السلام میں سے پہلا نبی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری نبی و رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چنا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالم کے لئے رحمت قرار دیا گیا' جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد الٰہی ہے:

"وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔" (الانبیاء:۱۰۷)

ترجمہ:...... "اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔"

گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت مجسم بنا کر بھیجا گیا' اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"انما انا رحمۃ مھداۃ۔" (مشکوٰۃ،ص:۵۱۸)

ترجمہ:...... "میں ایک رحمت ہوں' جو بطور ہدیہ کے مخلوق کو دی گئی ہوں۔"

یعنی میں اللہ کا ایک ہدیہ ہوں جو مخلوق کو عطا کیا گیا' ایک تحفہ ہوں جو اللہ نے بنی آدم کے لئے بھیجا ہے' اللہ نے اپنی مخلوق کے لئے عظیم ہدیہ بھیجا' وہ ہدیہ رحمت ہے۔

مولانا محمد اعجاز

بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے سارا عالم کفر و شرک کی دلدل میں پھنسا ہوا تھا' گویا ساری دنیا کفر و شرک کی بنا پر ہلاکت و بربادی کے دہانہ پر کھڑی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے کفر کو للکارا' سوتوں کو جگایا' ان کو حق کی طرف بلایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان و اعمال کی دعوت دی' جن کی وجہ سے دنیا میں بھی اللہ کی رحمت متوجہ ہوئی اور آخرت میں بھی ایمان اور اعمال صالحہ اختیار کرنے والوں کے لئے رحمت ہی رحمت ہے۔

جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے' انہوں نے اس رحمت سے فائدہ نہیں اٹھایا' جیسا کہ نابینا آدمی کو طلوع آفتاب سے روشنی کا فائدہ نہیں ہوتا' اور نابینا کا روشنی سے محروم ہونا سورج کے تاریک ہونے کی دلیل نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں' اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی امتیں ایمان قبول نہ کرتیں تو ان پر عذاب آجاتا تھا اور نبی کی موجودگی میں ہی وہ ہلاک کردی جاتی تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کی برکت ہے کہ کفار اور فجار باوجود اپنے کفر و شرک کے' زمین پر چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا ستایا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنا ظلم و تشدد اور کیسی کیسی ایذائیں اور تکلیفیں دی گئیں؟ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رحمت و رافت ہی کا برتاؤ کیا۔

ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپؐ، مشرکین کے

لئے بدعا فرمائیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"انی لم ابعث لعاناً وانما بعثت رحمۃ۔" (مشکوٰۃ ص:۵۱۹)

ترجمہ:...... "میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا' میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف گئے' وہاں دین حق کی دعوت دی' ان لوگوں نے دعوت حق قبول کرنے کی بجائے اپنی شقاوت و بدبختی کا ثبوت دیتے ہوئے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو زخمی اور لہولہان کردیا' پہاڑوں پر مقرر فرشتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ طائف کے دونوں طرف کے پہاڑوں کو ملا کر ان کو کچل دیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رحمت والے ہاتھ بارگاہ رب العالمین کے سامنے اٹھاتے ہوئے ان الفاظ میں دعا اور درخواست پیش کی:

"اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے' وہ مجھے نہیں جانتے۔"

اور پہاڑوں پر مامور فرشتے سے فرمایا:

مجھے امید ہے کہ اللہ پاک ان کی اولاد کو اسلام کی توفیق دیں گے' جو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرے گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ قلبی تعلق تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ امت کی ہمدردی وخیر خواہی کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم امت کی بھلائی و خیر خواہی کے لئے ہی سوچتے اور متفکر رہتے' امت کی نجات وفلاح کے لئے ہمیشہ محنت' مشقت اور تکلیفیں برداشت کرتے رہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے حوالہ سے مشکوٰۃ میں حدیث ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مثلی کمثل رجل استوقد ناراً فلما اضاء ت ماحولها جعل الفراش وهذه الدواب التي تقع في النار يقعن فيها' وجعل يحجزهن ويغلبنه فيتقحمن فيها' فانا اخذ بحجزكم عن النار' وانتم تقحمون فيها...... فذلك مثلي و مثلكم' انا اخذبحجزكم عن النار' هلم عن النار' هلم عن النار' فتغلبوني' تقحمون فيها' متفق عليه۔"

(مشکوٰۃ:۲۹)

ترجمہ:...... "میری مثال اس شخص کی سی ہے' جس نے آگ جلائی جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس میں کیڑے اور یہ جانور جو آگ میں گرتے ہیں' گرنے لگے' اور وہ شخص ان کو روکنے لگا' لیکن وہ نہ رکے' اس میں گرنے لگے' یہ مثال ہے میری اور تمہاری' میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں اور کہتا ہوں کہ جہنم کے پاس سے چلے جاؤ اور تم نہیں مانتے' اسی میں گھسے جاتے ہو۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ میں ہمیشہ شفقت ورحمت کا مظاہرہ ہوتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے نفع اور فائدہ کی ایک ایک بات صحابہ کرامؓ کو بتلاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"انما انا لكم مثل الوالد لولده۔" (مشکوٰۃ ص:۴۲)

ترجمہ:...... "میں تمہارے لئے والد کی طرح ہوں۔"

جس طرح باپ اپنی اولاد کی اصلاح و تربیت اور ان کے نفع وفائدہ کو مدِنظر رکھتے ہوئے ان کا دھیان اور ان کی فلاح وکامیابی چاہتا ہے' اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیاوی نفع' فائدہ اور نجات اخروی کے متعلق ہر پہلو سے اپنی امت کی رہنمائی فرمائی ہے' دنیا میں رہتے ہوئے انسان کو جن طبعی اور معمولی امور سے واسطہ پڑتا ہے' ان تک کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی ہے' مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱:...... پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف اپنا رخ اور پیٹھ نہ کرو۔

۲:...... پیشاب سے فراغت کے بعد تین پتھروں سے استنجا کرو۔

۳:...... استنجا بائیں ہاتھ سے کرو۔

۴:...... استنجا کے لئے ناپاک چیز' ہڈی' کوئلہ اور شیشہ وغیرہ استعمال نہ کرو۔

۵:...... نیند سے بیدار ہونے کے بعد اپنے ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھولو۔

۶:...... کسی ایسی چھت پر نہ سوؤ جس پر منڈیر وغیرہ بنی ہوئی نہ ہو۔

۷:...... کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھولو۔

۸:...... جو شخص کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ دھوئے بغیر اسی حالت میں سوگیا کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہوئی تھی' پھر اس وجہ سے تکلیف پہنچ گئی تو وہ اپنی ہی جان کو ملامت کرے۔

یہ چند امور نمونہ کے طور پر ذکر کیے ہیں' ورنہ تمام ذخیرہ احادیث امت کی کامیابی و کامرانی کے رہنما اصولوں سے پُر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و شفقت کے متعلق سورہ توبہ میں ہے:

"لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم۔" (التوبہ:۱۲۸)

ترجمہ:..... "بلاشبہ تمہارے پاس رسول آیا ہے' جو تم میں سے ہے' تمہیں جو تکلیف پہنچے وہ اس کے لئے نہایت گراں ہے' وہ تمہارے نفع کے لئے حریص ہے' مومنین کے ساتھ نرمی اور مہربانی کا برتاؤ کرنے والا ہے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ: ایک رات مدینہ منورہ کے باہر سے کوئی آواز آئی اور اہل مدینہ کو اس سے خوف محسوس ہوا' لوگ جب آواز کی سمت روانہ ہوئے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی ادھر روانہ ہو چکے تھے' یہ لوگ جا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آ رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لم تراعوا لم تُراعوا" (صحیح مسلم ج:۲' ص:۲۵۲)

ترجمہ:..... "ڈرو نہیں' ڈرو نہیں (کوئی فکر کی بات نہیں)۔"

آپ ﷺ کی رحمت و شفقت کے متعلق احادیث مبارکہ سے چند واقعات:

۱:..... قریش نے جب آپ کی سخت مخالفت کی تو آپ نے ان کے حق میں بددعا کی کہ: اے اللہ! ان پر قحط نازل فرما' چنانچہ آپ کی بددعا سے قریش پر قحط نازل ہوا۔ پھر ابوسفیان آئے اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلہ رحمی کا کہتے ہیں' آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے' اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی' اللہ تعالیٰ نے بارش برسائی جس سے قحط سالی ختم ہوئی۔ (صحیح بخاری ج:۱' ص:۱۳۹)

۲:..... مدینہ منورہ میں قحط پڑا' جمعہ کے خطبہ میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر درخواست کی: یا رسول اللہ! بارش کے لئے دعا فرمائیے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی' اسی وقت پانی برسنا شروع ہو گیا۔ (صحیح بخاری ج:۱' ص:۱۳۹)

۳:..... خیبر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک ان پر لگایا' فوراً اسی وقت صحیح سلامت ہو گئیں اور پھر کبھی دکھتے نہیں آئیں۔ (صحیح بخاری ج:۱' ص:۵۲۵)

۴:..... حضرت عبداللہ بن عتیکؓ جب ابو رافع کو قتل کر کے واپس آنے لگے تو زینہ سے اترتے ہوئے گر پڑے اور ٹانگ ٹوٹ گئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا' فوراً ایسی اچھی ہو گئی گویا کہ کبھی ٹوٹی ہی نہ تھی۔ (صحیح بخاری ج:۲' ص:۵۷۷)

۵:..... ایک نابینا صحابیؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک خاص دعا بتلائی اور فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو اور میرے وسیلہ سے یہ دعا مانگو' اللہ تعالیٰ تمہاری حاجت پوری کرے گا' اس نابینا نے اسی طرح دعا مانگی' حضرت عثمان بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ ابھی ہم اس مجلس سے اٹھے نہ تھے کہ وہ نابینا' بینا ہو گئے۔ (ترمذی' ج:۲' ص:۱۹۸)

۶:..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے حافظہ کی شکایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنتا ہوں وہ بھول جاتا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنی دونوں لپوں سے کچھ ڈالا اور فرمایا کہ اس کو اپنے سینے سے لگالو' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا' اس کے بعد کوئی بات نہیں بھولا۔ (صحیح بخاری' ج:۱' ص:۲۲)

۷:..... ایک شخص نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا بھائی بیمار ہے اور اس پر جنوں کا اثر ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو لے کر آؤ' جب وہ لایا گیا تو آپ نے قرآن کریم کی متعدد سورتیں پڑھ کر اس پر دم کیں' اسی وقت وہ اچھا ہو گیا اور جن کا کوئی اثر اس پر نہ رہا۔ (ابن ماجہ ص:۲۵۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے آپؐ نے دوسروں کو بھی رحم کرنے کا حکم فرمایا' ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس۔" (مشکوٰۃ:۴۲۱)

ترجمہ:..... "اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"مومنین کو ایک دوسرے پر رحم کرنے اور آپس میں محبت اور شفقت کرنے میں ایسا ہونا چاہئے جیسے ایک ہی جسم میں کسی عضو میں تکلیف ہوتی ہے' تو سارا جسم جاگتا رہتا ہے' اور سارے ہی جسم

باقی صفحہ ۱۵

خبروں پر ایک نظر

عمرہ جیسے مقدس فریضہ کی آڑ میں قادیانیوں کو حرمین شریفین کا تقدس پامال نہیں کرنے دیں گے

کراچی (پ ر) عمرہ جیسے مقدس فریضہ کی آڑ میں قادیانیوں کو حرمین شریفین کا تقدس پامال نہیں کرنے دیں گے۔ قادیانیوں کی جانب سے عمرے کے بہانے حرمین بھیجنا ایک سازش ہے۔ او سی ایس (O.C.S) کوریئر سروس سمیت کسی بھی قادیانی کمپنی کا عمرہ گروپ تشکیل دینا باعث تشویش ہے۔ عمرہ گروپ کی آڑ میں قادیانیوں کا حرمین شریفین جانا' عمرہ گروپ لے کر حرمین جانا یا عمرہ گروپ بنانا انتہائی ناروا اور اسلام کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے' جبکہ یہ سعودی قوانین کی بھی کھلی خلاف ورزی ہے۔ ان خیالات کا اظہار تحفظ ناموس رسالت کمیٹی کے رہنماؤں مولانا فیض اللہ آزاد' قاری اللہ داد' قاری محمد عثمان' مولانا فیض محمد فیض نقشبندی' مولانا عبدالعزیز لاشاری اور دیگر نے عمرہ گروپ کی آڑ میں قادیانیوں کی جانب سے حرمین بھیجنے کی سازش کی مذمت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی گروہ اپنے مرکز قادیان کو مکہ اور مدینہ پر فضیلت دیتا ہے (نعوذ باللہ) جس کا ثبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی خود کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دیتا تھا (نعوذ باللہ)۔ انہی وجوہات کی بنا پر سعودی حکومت نے قادیانیوں کے حرمین شریفین میں داخلہ پر پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ سعودی حکومت' حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ قادیانیوں کے سعودی عرب میں داخلہ کو ناممکن بنانے کے لئے ہر ممکن اقدامات کرے اور قادیانیوں کی جانب سے یا ان کی سفارش پر کسی کو عمرہ پر بھیجنے کی سازش کا سدباب کرے۔ پاکستانی حکومت' قادیانیوں کو عمرہ گروپ کی آڑ میں حرمین شریفین کا تقدس پامال کرنے سے روکے اور یہ پابندی عائد کرے کہ آئندہ کوئی قادیانی کمپنی عمرہ گروپ نہیں بنا سکے گی اور نہ ہی اس بنیاد پر کسی کو عمرہ پر بھیج سکے گی۔

قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹائے بغیر ملک میں امن قائم نہیں ہوسکتا

پاکپتن (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۲/ مارچ بعد نماز عشاء مدرسہ حنفیہ فریدیہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا حافظ محمد طارق مسعود' مولانا عبدالحکیم نعمانی' قاری عبدالجبار اور دیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یورپ کے اخبارات نے توہین آمیز اور فتنہ انگیز خاکے شائع کرکے اپنی مذہبی جنونیت اور مذہبی انتہا پسندی کا مظاہرہ کیا ہے' یورپ ہمیشہ سے ہمارے مذہب اور روایات واقدار کا دشمن رہا ہے' وہ کسی نہ کسی طرح ہم کو ہمارے مذہب' دین اسلام اور دینی تہذیب سے بیگانہ اور الگ کرنا چاہتا ہے۔ فحش گانوں' گندی فلموں اور تعلیمی نصاب میں تبدیلی جیسے حربے بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہیں۔ ان تمام سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے امت مسلمہ نئی صف بندی کرے اور نوجوان نسل کو اسلامی عقائد واعمال سے روشناس کرائے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ گستاخ رسولؐ کی سزا ''سزائے موت'' کو انتہا پسندی کہنے والے خود انتہا پسندی کا شکار ہیں۔ سزائے موت کا قانون اگر غلط اور انتہا پسندی ہے تو امریکا اور یورپی ممالک اپنے اپنے ملکوں سے سزائے موت کے قوانین کو ختم کیوں نہیں کرتے؟ مولانا اللہ وسایا نے مزید کہا کہ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پی آر' پی آئی اے' محکمہ تعلیم' انٹیلی جنس اور انکم ٹیکس کے محکموں سمیت سول اور فوج کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ کلیدی آسامیوں اور حساس اداروں میں موجود قادیانی امریکا' اسرائیل اور بھارت کو خفیہ معلومات فراہم کررہے ہیں۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹائے بغیر ملک میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔

پوری دنیا میں فتنہ قادیانیت اور گستاخانِ رسول کا تعاقب کیا جائے گا' گستاخ رسول جہاں بھی ہو' خدا تعالیٰ کی گرفت سے نہیں بچ سکتا

چیچہ وطنی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد بلاک ۱۲ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی' جس کی صدارت معروف روحانی شخصیت حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی کے فرزند حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے فرمائی۔ کانفرنس سے متحدہ مجلس عمل کے مرکزی رہنما حافظ حسین احمد' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا محمد امجد خان' فرید احمد پراچہ ایم پی اے' مولانا محمد رفیق جامی' مولانا امیر حسین گیلانی' جمعیت اہلحدیث کے مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری' مولانا عبدالحکیم نعمانی' قاری محمد اجمل' حافظ محمد اصغر عثمانی' حافظ شاہد عمران اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ امریکا سمیت پوری دنیا میں فتنہ قادیانیت اور گستاخانِ رسول کا تعاقب کیا جائے گا۔ گستاخ رسول جہاں بھی ہو' خدا تعالیٰ کی گرفت سے نہیں بچ سکتا۔ اتحاد امت کی وجہ سے قادیانی' سیکولر لابیاں اور لادین طاقتیں خوفزدہ ہیں' اب وہ لابیاں اور حکومتی ایجنسیاں مختلف حربوں سے مسلمانوں کے فروعی اختلافات کو ہوا دے رہی ہیں۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ چھ سو سے زائد کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے' قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اندراج کیا جائے اور چناب نگر سمیت پورے ملک میں قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکا جائے۔ متحدہ مجلس عمل کے مرکزی رہنما حافظ حسین احمد نے کہا کہ حکمرانوں نے ناموس رسالتؐ کی تحریک میں ہمارا ساتھ نہ دے کر سیاست چمکائی اور ہم نے ناموس رسالت کا تحفظ کر کے دینی فریضہ سر انجام دیا' جب حکمرانوں کے وڈیروں نے انگریز سامراج کے آگے سر جھکایا تو اس وقت ہمارے بڑوں نے اسلام کی خاطر سر کٹوایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت میں امریکی وقادیانی لابیاں براہ راست ملوث ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ عالمی اتحاد نے ہمیشہ امت مسلمہ کو نقصان پہنچایا ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے رہنما صاحبزادہ مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ پرویز مشرف نے صدر بش پر انحصار کر کے ملک کو امریکا کے پاس گروی رکھ دیا ہے۔ جمعیت اہلحدیث کے سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ حکومت منکرین ختم نبوت کے خلاف سنت صدیقیؓ کو زندہ کرے۔ فرید احمد پراچہ نے کہا کہ اسلام اور مسلمانوں نے قومی و نسلی تعصب کو ختم کیا' مگر پورا یورپ اس نسلی تعصب کو ہوا دے رہا ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر مولانا سید امیر حسین گیلانی نے کہا کہ پرویزی حکومت کی قادیانیت نواز پالیسیاں اسلام اور پاکستان کے لئے زہر قاتل ہیں۔ اس موقع پر درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں:

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحریک تحفظ ناموس رسالتؐ کے تمام اسیروں کو فی الفور رہا کیا جائے اور ان پر قائم تمام مقدمات واپس لئے جائیں۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے یا مسلمانوں اور غیر مسلموں کے شناختی کارڈ کا رنگ الگ الگ کیا جائے' جیسا کہ سعودی حکومت نے کیا ہوا ہے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی اوقافوں کو سرکاری کنٹرول میں لیا جائے' جیسا کہ دیگر تمام غیر مسلموں کے اوقاف حکومتی تحویل میں ہیں۔

☆...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈنمارک' ناروے اور دوسرے یورپی ممالک جنہوں نے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کی' ان کی تمام مصنوعات کے بائیکاٹ کا حکومتی سطح پر اعلان کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ چک ۶/۱۱-ایل اور چک ۳۰/۱۱-ایل کی قادیانی عبادت گاہ کے محراب و میناروں کو مساجد سے مشابہت کی بنا پر تبدیل کیا جائے' کیونکہ مساجد کی شکل پر قادیانی عبادت گاہ کے مینار اور محراب تعمیر کرنا امتناع قادیانیت آرڈی نینس ۱۹۸۴ء کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر سمیت پورے ملک میں قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکا جائے اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے قادیانیوں کے خلاف مقدمات قائم کئے جائیں۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سی بی آر' پی آئی اے' انٹیلی جنس اور انکم ٹیکس کے محکموں سمیت سول اور فوج کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔

اسلام دشمنوں نے توہین رسالتؐ کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی ہے

ساہیوال (پ ر) ناموس رسالت کے مسئلہ میں حکمرانوں نے کمزور احتجاج کرکے اپنی خواہشات کو پورا کیا' نہ اسلام کی کوئی خدمت کی اور نہ ہی قوم کے مذہبی و دینی جذبات کی صحیح ترجمانی کی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے جامع مسجد مدینہ فرید ٹاؤن میں درس قرآن دیتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی' قاری عبدالجبار اور محمد آصف بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسلام دشمنوں نے توہین رسالتؐ کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی ہے تو ہم آپ پر درود وسلام بھیج کر تسکین پہنچائیں۔ انہوں نے کہا کہ گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے بدقسمت صحافیوں کو سعودی عرب کی اسلامی عدالت کے سپرد کیا جائے۔ درس قرآن کے بعد انہوں نے جناب محمد آصف کی طرف سے دیئے گئے ظہرانے میں شرکت کی۔

یہودیوں کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی طرح یہود ونصاریٰ کے کلچر کا بھی بائیکاٹ کیا جائے

ساہیوال (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۹/ مارچ کو بعد نماز مغرب جامع مسجد محمدیہ کوٹ 85/6-R میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی' جس کی صدارت معروف سماجی شخصیت چوہدری عبدالغنی ایڈووکیٹ نے کی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عبدالحکیم نعمانی' مفتی ذکاء اللہ اور قاری عبدالجبار نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ مسلمانوں پر انتہا پسندی اور دہشت گردی کا امریکی وقادیانی الزام بے بنیاد ہے۔ ہم ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں گے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ روشن خیالی' اعتدال پسندی اور انتہا پسندی کی اصطلاحات وضع کرنا امت مسلمہ کو تقسیم کرنے کی گہری سازش ہے' دنیا بھر میں دہشت گردی اور فرقہ واریت کے پس پردہ قادیانی گروہ اور اس کا پیسہ کام کررہا ہے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ ہم مرتے دم تک قصر نبوت کا تحفظ کرتے رہیں گے۔ حکمران امریکی وقادیانی ایجنڈے کی تکمیل سے گریز کریں۔ تحفظ ناموس رسالتؐ کے لئے ہونے والے احتجاج کی آڑ میں توڑ پھوڑ اور بینک لوٹنے والوں کا ہم سے کوئی تعلق نہیں' وہ مغرب اور ایجنسیوں کے آدمی ہیں' جو مسلمانوں کو احتجاج سے روکنے کے لئے ایسی کارروائیاں کررہے ہیں۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے یا مسلمانوں اور غیر مسلموں کے قومی شناختی کارڈوں کا رنگ مختلف کیا جائے۔ مفتی محمد ذکاء اللہ نے کہا کہ ناموس رسالتؐ کے تحفظ کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم یہودیوں کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی طرح ان کے کلچر کا بھی بائیکاٹ کریں۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے جناب محمد اسلم بھٹی' قاری محمد عثمان اور قاری محمد تنویر نے بھرپور محنت کی۔

غیر ملکی این جی اوز ملک میں قادیانیت اور عیسائیت کے فروغ کے لئے کام کررہی ہیں

چیچہ وطنی (پ ر) غیر ملکی این جی اوز قادیانیت اور عیسائیت کے فروغ کے لئے کام کررہی ہیں۔ انسانی حقوق کے نام پر اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنا اور لا دین' سیکولر' قادیانی و یہودی لابیوں کو پروان چڑھانا ان کا شیوہ بن چکا ہے' موجودہ حکومت بھی شعوری طور پر ایسی لابیوں کی سرپرستی کرکے غیروں کے ایجنڈے کی تکمیل کررہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسلام و ملک دشمن این جی اوز پر فی الفور پابندی عائد کی جائے' مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے' چناب نگر کی زمین ہر شخص کو خریدنے کی اجازت دی جائے' روزنامہ الفضل سمیت قادیانیوں کے تمام رسائل و جرائد کے ڈیکلریشن منسوخ کرکے ان پر ہمیشہ کے لئے پابندی عائد کی جائے' قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے منع کرکے انہیں قانون کا پابند بنایا جائے اور غیر آئینی اور قانونی شکن ارتدادی سرگرمیوں میں ملوث قادیانیوں کو گرفتار کرکے آئین اور قانون کے تحت ان پر مقدمات چلائے جائیں۔ دریں اثناء دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالحکیم نعمانی' حافظ محمد اصغر عثمانی' مولانا کفایت اللہ حنفی اور حاجی محمد ایوب نے مشترکہ بیان میں موجودہ صورت حال کے تناظر میں حکومت کی امریکہ وقادیانی نواز پالیسیوں پر شدید نکتہ چینی کی اور حکومت کے برسر آوردہ طبقہ کے دینی مدارس اور علماء کرام کے خلاف غلط پروپیگنڈا کی بھی شدید مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی و طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اتحاد واتفاق سے مشترکہ جدوجہد کریں اور انہیں شکست سے دوچار کرنے کے لئے میڈیا کا ہتھیار بھی استعمال کریں۔ انہوں نے دینی جذبہ رکھنے والوں سے اپیل کی کہ وہ صحافت وسیاست کا میدان خالی نہ چھوڑیں اور بھرپور انداز میں اسلام دشمن طاقتوں کا مقابلہ جاری رکھیں۔

Regd No. SS-160

جب تک جیوں رسولؐ خدا کی ثناء کروں

شورشؔ کاشمیریؒ

جی چاہتا ہے نعت پیمبرؐ لکھا کروں
جب تک جیوں رسولؐ خدا کی ثناء کروں

یہ آرزو ہے گنبد خضریٰ کے آس پاس
شاہِ امم سے عرض تمنا کیا کروں

قید حیات، ذوق طلب، قصۂ وصال
اب ان میں کیا دھرا ہے انہیں لے کے کیا کروں

یہ جرم مجھ فقیر سے ہوگا نہ حشر تک
اربابِ اختیار کی مدح و ثناء کروں

اس سے بڑا گناہ نہیں اس زمین پر
جو لوگ راہ زن ہیں انہیں راہنما کروں

چھیڑوں کسی طریق سے افسانہ نیاز
شعر و سخن کے روپ میں ذکرِ وفا کروں

میری طرف سے ماضیٔ مرحوم کو سلام
ترک وفا کے بعد بھی عہد وفا کروں؟

بیکار مخمصے ہیں فراق و وصال کے
کب تک زبان کلک کو شکویٰ سرا کروں

کب تک کروں میں خنجرِ قاتل کا احترام
کب تک ستم گروں کے غضب سے ڈرا کروں

کب تک سفینہ ہائے وفا ڈوبتے رہیں
کب تک میں ناخدا کا خدا سے گلہ کروں

اس آرزو کے بعد کوئی آرزو نہیں
شورشؔ خدا کے خوف سے دل آشنا کروں